بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 18

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

19 محرم 1420 ہجری 6 ہجرت 1378 ہش 6 مئی 1999ء

لندن یکم مئی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے دور میں شہادت کی سعادت پانے والے مرحومین کا ذکر فرمایا اور ان کی عظیم قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

۱۴۰۰ سال پہلے جو دین کامل ہوا تھا اب اس دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہمارے سپرد کیا گیا ہے

جماعت کی صداقت کا ایک بڑا نشان یہ ہے کہ یہ مخالفت کے باوجود بڑھتی ہے

انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ ۹/اپریل ۱۹۹۹ء

لندن (۹/اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی "اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ .... الخ" (المائدہ: ۴) کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں جو کفار کی مایوسی کا ذکر ہے اس میں دو پہلو ہیں جو خاص طور پر پیش نظر رہنے چاہئیں۔ اوّل تو یہ کہ جب دین کامل ہو گیا تو اس سے پہلے جو وہ دین میں تغیر و تبدل کی کوششیں کر رہے تھے اس میں وہ کلیۃً ناکام ہو گئے اور سمجھ لیا کہ ہم اس دین کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور جب وہ دلائل کے میدان میں مایوس ہو گئے تو پھر مخالفت میں بہت بڑھ گئے۔ کینہ توزی اور اسکے نتیجہ میں طرح طرح کے فساد کے جال پھیلانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اس پر فرمایا کہ ان سے نہیں ڈرنا بلکہ مجھ سے ڈرنا ہے۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ۔ اور جتنا مجھ سے ڈرو گے اتنا ہی ان کے خوف سے آزاد ہوتے چلے جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے دین کو کامل کرنے اور نعمت کے اتمام کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ کمال دین شریعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی شرعی لحاظ سے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ یا بڑے سے بڑا پہلو نہیں رہا جسے قرآن کریم نے بیان نہ کر دیا ہو۔ اور نعمت سے مراد نبوت ہے اور نبوت کا فیض ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر نعمت جس حد تک بھی تمام کی جا سکتی تھی وہ درجہ کمال تک پہنچ گئی۔ اس نعمت کو رسول اللہ ﷺ نے سب دنیا میں بانٹا ہے اور آج بھی چاہیں تو اس نعمت کو پا سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے تعلق میں بعض احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں۔ ایک دفعہ کسی یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ یہ آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"۔ اگر ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمیں وہ دن اور وہ جگہ یاد ہے جس میں یہ آیت نبی کریم ﷺ پر اتری تھی۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور آپؐ عرفات میں کھڑے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اس جواب میں اسے بتا دیا کہ جمعہ بھی ہمارے لئے عید ہی کا رنگ رکھتا ہے اور پھر عرفات کا دن ویسے بھی عید کا دن ہے گویا ہمیں دوہری عید نصیب تھی۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ پر بطور رب راضی ہو اور اسلام پر بطور دین کے اور محمدؐ پر بطور نبی کے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ پر بطور رب راضی ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے سوا کسی اور کو رب نہ بنانا۔ ربوبیت کا ایک معنی مادی ربوبیت سے بھی متعلق ہے۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر کامل ربوبیت خدا کی طرف منسوب کرتے ہو تو پھر اس پر قائم رہنا اور غیر اللہ کو اپنا کفیل نہ بنانا۔ اس کا دوسرا پہلو دینی ہے یعنی جب خدا نے ایسی ربوبیت کی ہے کہ کبھی کسی اور مذہب کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ تمام دینی ضرورتوں کو اس طرح پورا کرنے والا ہو تو پھر اسی پر راضی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات اور ارشادات بھی اس سلسلہ میں پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ وہی زمانہ ہے جو "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۱۴۰۰ سال پہلے جو نعمت تمام ہوئی تھی اور جو دین کامل ہوا تھا اب اس دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا بہت بڑا کام ہے۔ اس راہ میں بڑی مشکلات ہیں مگر خدا کا دامن پکڑنے والے ہرگز محتاج نہیں ہوتے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا ہی کا سلسلہ ہے جو دشمنوں کی مخالفت میں پلتا اور بڑھتا ہے۔ جماعت کی صداقت کا ایک بڑا نشان یہ ہے کہ یہ مخالفت کے باوجود بڑھتی ہے انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کو بعض نصائح بھی پڑھ کر سنائیں اور ان پر عمل کی طرف توجہ دلائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸واں

جلسہ سالانہ قادیان

۱۳/۱۴/۱۵/نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا

احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 13-14-15 نبوت 1378 ہش (13-14-15 نومبر 1999) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله
ہفت روزہ بدر قادیان **اداریہ** 6 مئی 1999ء

تبدیلی مذہب پر بحث!

(۳)

گزشتہ گفتگو میں ہم ہندوستان میں بعض حالیہ واقعات کے پس منظر میں تبدیلیٔ مذہب کے متعلق کچھ عرض کر رہے تھے آج کی گفتگو میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ کیا تبدیلی مذہب کے خلاف قانون بنانا یا اس کے خلاف بحث و مباحثے کے دروازے کھولنا جائز بھی ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا قانون نہ صرف ناجائز بلکہ انسانی عقل کے سراسر خلاف ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ جس مذہب کو بھی کوئی انسان اختیار کرتا ہے اپنے دل سے مجبور ہو کر اُسے اختیار کرتا ہے اس کے دل و دماغ پر اپنے مذہب کی صداقت وعزت حاوی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی وقت کوئی مذہب انسان کے دل سے اُتر جائے اور اس کا دل کسی صورت میں بھی اُسے ماننے کیلئے تیار نہ ہو بلکہ کسی دوسرے مذہب کی طرف اس کا میلان ہو تو بھلا ضمیر کی آواز کے خلاف قانون کس طرح بنایا جاسکتا ہے۔ یہ ہو کس طرح سکتا ہے کہ ایک انسان کسی مذہب کو دل سے تو تسلیم نہ کرے لیکن قانون کی روک کی وجہ سے اُسے اپنے سینہ سے لگائے رکھے؟ لازماً وہ دل ہی دل میں ایسے مذہب کو دھکے مار رہا ہوگا اور اپنے پسندیدہ مذہب سے پیار کر رہا ہوگا اور ایسا کرنے سے اُسے کوئی قانون روک نہیں سکے گا کیونکہ کسی بھی قانون کی انسان کے جسم پر تو حکومت ہو سکتی ہے لیکن دل پر حکومت انسان کی اپنی مرضی پر ہی منحصر ہے۔

اس تعلق میں ہم پاکستان میں جابر زمانہ ضیاء الحق کی طرف سے بنائے گئے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کو ایک کھلی مثال کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں بھٹو کے دور کے اور پھر ضیاء الحق کے دور کے غیر انسانی قوانین ۲۵ سال سے جاری ہیں لیکن احمدی اپنے آپ کو لگاتار مسلمان کہے جارہے ہیں۔ نہ صرف اس عقیدہ کو اپنے دل سے چمٹائے ہوئے ہیں بلکہ ردّ عمل کے طور پر دیگر مسلمانوں سے بڑھ کر ارکانِ اسلام پر سختی سے عمل پیرا ہیں انہوں نے کلمہ طیبہ دلوں میں سجانے کے ساتھ ساتھ اس کے بیجز سینوں پر آویزاں کرنے شروع کر دیئے اور اس کیلئے جیلوں کی سلاخوں اور تنگ کوٹھریوں کو خوش آمدید کہا ان کی مساجد پہلے سے بڑھ کر نمازیوں سے بھر گئیں ان کے روزے عرش الٰہی کو ہلانے لگے ان کی زکوٰۃ ظاہری قول نہ رہ کر شیریں اور پر لطف مغز سے مزین ہو گئی وہ عالمگیر طور پر پہلے سے بڑھ کر حج کی طرف رواں دواں ہونے لگے اور باوجود حج سے روکنے کے ہزاروں احمدی مسلمان افریقن یورپین اور ایشین ممالک سے لبیک اللھم لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف مجنونانہ بڑھتے ہیں۔ اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ حکومت پاکستان اور اس کے جابروں کے بنائے ہوئے قانون ہرگز احمدیوں کے دل و دماغ پر حاوی نہیں ہو سکے بالآخر اب پاکستان میں بھی انصاف پسندوں کی ضمیر جاگ رہی ہے اور وہ لمبی نیند سے جاگ کر ان توانین کو نفرت کی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

آپ بتایئے کہ پاکستان کو احمدیوں کے خلاف مذہبی قانون بنا کر بھلا کیا ہاتھ لگا سوائے اس کے کہ انہوں نے احمدیوں کو ان کے مذہب میں مزید پختہ کر دیا۔

اگر ایسے ہی احمقانہ قوانین کا رواج ہندوستان میں بھی پڑے گا (جس کی عملی شکل فی الحال ممکن نہیں) تو کیا یہاں پر بھی مظلوم فرقہ ردّ عمل کے طور پر اپنے عقائد میں مزید مضبوط و مستحکم نہیں ہوگا؟

دوسری طرف بھلا یہ بھی تو سوچئے کہ ایسا قانون بنا کر کیا ہم اپنے معاشرے کو ایک جیتی جاگتی منافقت کے گڑھے میں نہ دھکیل رہے ہوں گے۔ پاکستان کے ناسمجھ ملاؤں کو اس فلسفہ کی نصیحت کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۹/دسمبر ۱۹۷۸ء میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"دیکھو انسان یہ ہے۔ مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر اس کی زندگی کا بنیادی حق ہے اور اس غرض کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے اگر انسان آزاد نہیں اگر انسانوں کو دوسرے انسانوں نے بھیڑ اور بکری کی طرح دھکیل کر اسلام کے دائرے میں لیکر آنا ہے۔ تو خدائے واحد یگانہ کی طرف سے کسی عمل کی کوئی جزا نہیں کیا تم خدا تعالیٰ کو مجبور کرو گے کہ جو تم منافقانہ اعمال بعض لوگوں سے کروا رہے ہو وہ انہیں قبول کر دے۔ خدا مجبور ہو جائے کہ ان کو پیار سے نوازنا شروع کر دے یعنی زبردستی کسی کو مسلمان بنالیا اور یہ اس کو یقین دلایا کہ تیرے دل میں تو اسلام نہیں لیکن دکھاوے کی نمازیں پڑھا کر خدا تجھے جزا دے گا۔ خدا جو علام الغیوب ہے اُسے اس کے نفاق کا پتہ ہی نہیں لگے گا اس کی دلی حالت کا پتہ ہی نہیں لگے گا؟"۔

(خطبہ جمعہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفة المسیح الثالث"۔
بعنوان اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے صفحہ ۲۳)

قرآن مجید کا آج کی جدید دُنیا پر یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے انسان کے بنیادی حق مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کے حق میں ایک مؤثر آواز اُٹھائی ہے اور مختلف جگہوں میں مختلف انداز میں اس کو بیان کیا ہے۔ ذیل میں قرآن مجید کی اس سنہری تعلیم میں سے نمونہ کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

"لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الغَیِّ" (البقرہ آیت نمبر ۵۷)

ترجمہ: دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب ہدایت یعنی اسلام اور گمراہی (یعنی اسلام کو قبول نہ کرنا) یہ دونوں باتیں قرآن مجید کے ذریعہ کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں تو پھر ہر انسان کا حق ہے کہ جس کو چاہے قبول کرے اور جس سے چاہے انکار کر دے لہٰذا قبول مذہب کے بارہ میں کوئی جبر جائز نہیں ہے گویا مسلمانوں کو اس میں واضح تعلیم دی گئی ہے کہ جب تم دنیوی اعتبار سے اقتدار میں آجاؤ تب بھی تمہیں دین کے معاملہ میں جبر کرنے 'تشدد کرنے' دوسروں کو ان کے مذہب سے روکنے یا ان کی تبلیغ پر پابندی لگانے کا کوئی حق نہیں ہے حالانکہ ایک مقام پر صاف صاف یہ بھی فرمادیا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام (آل عمران آیت ۲۰) یعنی اللہ کے نزدیک حقیقی دین اسلام ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منهُ وھو فی الْاٰخِرَۃ مِنَ الخاسرین (آل عمران:۸۶) اور جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا لیکن قبول نہ کیا جائے گا کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں ان کے لئے کوئی سزا ہے یا تشدد اُن پر روا رکھا جائیگا۔ ہرگز نہیں بلکہ وھوفی الآخرۃ من الخاسرین وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔

(۲) وقل الحق من ربکم فمن شاء فَلْیُومن ومن شاءَ فلیکفر (الکھف ۳۰)

اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

مذکورہ آیت میں تو واضح فرمایا ہے کہ قبول اسلام میں کوئی جبر نہیں جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نہ لائے یا ایمان لانے کے بعد بھی انکار کر دے اس کے لئے دنیا میں کوئی سزا نہیں بلکہ آیت کے آگے فرمایا اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَاراً اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (کہف ۲۹) کہ ہم نے ظالموں کے لئے جہنم کی آگ کو تیار کر رکھا ہے۔ جس کی چار دیواری نے انہیں گھیر لیا ہے۔

(۳)۔ ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

قل ما اسئلکم علیه من اجر الاَّ مَنْ شَاءَ اَنْ یَّتَّخِذَالی ربّہٖ سبیلا۔ (الفرقان:۵۸)

تو اُن سے کہہ دے کہ میں تم سے اس (یعنی خدا کا پیغام پہنچانے) کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ (یعنی زبردستی اُجرت لیکر (بھی خدا کا پیغام نہیں پہنچاتا) ہاں اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے رب کی طرف جانے والی راہ کو اختیار کرے۔

(۴) پھر فرمایا: انک لا تھدی من اَحْبَبْتَ ولکن اللّٰہ یھدی من یشاء وھو اَعْلَمُ بالمھتدین (القصص:۵۷)

ترجمہ: (اے آنحضرت صلعم) تو جس کو پسند کرے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

"یعنی ہدایت زبردستی نہیں ٹھونسی جاتی جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اُسے ہی ہدایت ملتی ہے اس لئے اللہ نے جو دلوں کی باتوں کو جانتا ہے ہدایت کا دینا اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ (تفسیر صغیر)

قرآن مجید نے اس مسئلے کو بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر کوئی مسلمانوں کو ایمان لانے کے بعد زبردستی ان کو اسلام سے ہٹانا چاہے تو پھر مسلمانوں کا ردّ عمل کیا ہونا چاہئے فرمایا:۔

وَدّکثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسداً من عند انفسھم من بعد ماتبین لھم الحق فاعفوا واصفحوا۔ (بقرہ آیت ۱۱۰)

اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ جبکہ حق ان پر خوب کھل چکا ہے (یعنی اسلام کی سچائی ان پر واضح ہو چکی ہے) اس حسد کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لے آنے کے بعد کاش تم کو پھر کافر بنا کر تمہارے دین سے لوٹا دیں۔ جب اہل کتاب ایسی زبردستی کریں اور جبراً تم سے اسلام چھڑائیں تو پھر بھی ان سے لڑنے اور ان پر تشدد کرنے کا حکم نہیں بلکہ فرمایا اُن سے عفو کا سلوک کرو ان کی بے وقوفی انہیں معاف کر دو۔

پس قرآن مجید مذہب کے معاملہ میں جبر اور تشدد کے سخت خلاف ہے اور آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔

اس مقام پر ایک سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اگر اسلام میں جبر کی تعلیم نہیں ہے اگر اسلام زبردستی اسلامی تعلیم کو پھیلانے کا حکم نہیں دیتا تو پھر اُن لوگوں کے متعلق قرآن مجید کی کیا تعلیم ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد کسی وجہ سے اس کو چھوڑ دیں جنہیں اسلامی اصطلاح میں مرتد کہا جاتا ہے اس تعلق میں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں (باقی)۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آیت الکرسی کے فضائل اور اس میں موجود مضامین کا نہایت روح پرور بیان

علوم کے جو باب تاریخ نے ہمارے سامنے کھولے ہیں ہر نئے باب کے کھلنے کا اس آیت کریمہ سے تعلق ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۲ر فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۲ر تبلیغ ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّومُ لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ. لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرْضِ. مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ. یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلاَّ بِمَا شَآءَ. وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرْضَ وَلاَ یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾.

(سورة البقره :٢٥٦)

اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ یہاں سب سے پہلے لفظ اَللّٰہ رکھا گیا ہے اور اسی لفظ کی تشریح ہے پھر۔ یہ اسم باری تعالیٰ ہے جس کے آگے تمام آیت الکرسی اسی لفظ اَللّٰہ کی مختلف صفات پر روشنی ڈالنے والی ہے۔ صرف اللہ۔ اس کا ایک ترجمہ یہ ہو سکتا ہے۔ بس اللہ ہی اللہ ہے۔ اور ایک وہ ترجمہ بھی جو ہمارے ہاں بخدا درویشوں کی زبان پر ہمیشہ سے جاری رہا ہے۔ اللہ ہی اللہ، اللہ ہی اللہ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب انسان دعا سے بھی عاجز آچکا ہو اتنا بیمار ہو اور کچھ پیش نہ جائے تو اسکے منہ سے اللہ ہی نکلتا ہے پھر۔ اور وہی اس کے لئے دعا بن جاتی ہے۔ میرے نزدیک سب دعاؤں سے زیادہ جامع دعا لفظ "اللّٰہ" ہے اور بیمار بھی اللہ ہی اللہ کہتا رہتا ہے ۔ پس آیت الکرسی میں جو مضامین بھی بیان ہوئے ہیں وہ لفظ اللہ کے تابع ہیں۔ اللہ کا اسم ذاتی بھی اللہ ہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن جہاں جہاں بھی حسب موقع ضرورت پیش آئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے بھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ سب سے پہلے تو ترجمہ مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ زندہ اور قائم بالذات ہے۔ الحی، القیوم، زندہ ایسا زندہ نہیں جسے کسی اور نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ القیوم کے ساتھ الحی لفظ کو باندھ دیا گیا ہے یعنی خود زندہ ہے اور قائم بالذات ہے۔ لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ یہ اس کا ایک طبعی تقاضا ہے، الحی القیوم کا کہ اس کے بعد لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ کا ٹکڑا آنا چاہئے تھا۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ جو قائم بالذات ہوا سے نیند آہی نہیں سکتی۔ نیند کا نہ آنا تو انسان کی بیماری ہے، اس کی کوئی اعلیٰ صفت نہیں ہے۔ نیند کا آنا ثابت کرتا ہے کہ انسان تھک چکا ہے۔ اور اس کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے کچھ دیر کے لئے اس کو نیند چاہئے اور اونگھ بھی نیند ہی کا پیش خیمہ ہے۔ اس لئے سِنَة کو پہلے رکھا گیا کہ نہ تو اسے اونگھ پکڑتی ہے، نہ نیند۔ جیسے کہ انسان بہت تھک جائے اور مزید توجہ کے ساتھ کام نہ کر سکے تو اونگھتا رہتا ہے۔ کاموں میں اونگھتا ہے اور پھر بوریت کے نتیجے میں بھی اونگھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان تھکا ہوا نہ بھی ہو مگر ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس مجلس میں بیٹھنا اس کے لئے بوریت پیدا کرتا ہے مثلاً دینداروں کی مجلس میں وہ لوگ جو بے دین ہوں اور جو باتیں سمجھ سکتے ہوں مگر پھر بھی بیٹھے اونگھتے رہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ان باتوں میں دلچسپی کوئی نہیں ہے۔ دلچسپی زندہ رکھتی ہے اور دلچسپی اونگھ کا علاج بھی ہے۔ تو ان آیات کا باہمی تعلق اس طرح بنے گا کہ اسے تو ہر چیز میں جو اس نے پیدا کی ہے دلچسپی ہے اگر وہ اونگھے گا تو کائنات مٹ جائے گی۔ اور کائنات کا سہارا ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک لمحہ بھی اس سے غفلت برتے گا تو کائنات کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ اور غفلت نہ برتنے کا ایک طبعی عمل ہے جس میں زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں کہ خدا زور لگا رہا ہے کہ غفلت نہ برتوں۔ بلکہ چونکہ اسی کی چیز ہے اس لئے اپنی چیز کی ہمہ وقت حفاظت کے لئے انسان طبعاً مائل ہو جاتا ہے اور ایسا شخص جس کو اس کے لئے محنت اور تکلیف نہ اٹھانی پڑے وہ کیوں نہ مائل رہے تو لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی اونگھ نہیں پکڑتی کیونکہ ہمہ وقت وہ اپنی مخلوقات میں دلچسپی رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی دلچسپی کا فقدان کائنات کے لئے موت ہے۔ اور اس نے چونکہ ایک ارتقائی نظام جاری کیا ہے جو ازل سے ابد تک جاری ہے اس کی ساری کائنات صرف ہم ہی تو نہیں جو اس دنیا میں ہیں۔ پس ازل سے کتنی ہی کائناتوں کا مالک چلا آیا ہے۔ کتنی ہی کائناتوں کو زندگی بخشتا رہا ہے اور یہ تسلسل ٹوٹ نہیں سکتا۔ اگر خدا کی ذات میں ازلیت ہے اور ابدیت ہے تو اس کی مخلوقات میں بھی اس کی بناء پر ازلیت اور ابدیت ہوگی۔ پس وَلاَ نَوْمٌ اُونگھ کی اگلی شکل ہے۔ نوم کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اسے عربی میں کہا جاتا ہے کہ اَلنَّوْمُ اُختُ الْمَوْتِ۔ موت کی بہن ہے اور موت انسانوں کے لئے آرام کی جگہ ہے۔ انسان اپنی زندگی گزار کے جب تھک جائیں تو پھر وہ موت کو طلب کرتے ہیں ایک نعمت اور راحت کے طور پر۔ اس لئے موت کی شکل نیند ہے، نیند میں بھی وقتی طور پر وہ راحت مل جاتی ہے۔ پس اگر کسی کو نیند آئے اگرچہ بیمار خواتین بھی میرے پاس آتی ہیں اور بعض بیمار مرد بھی ایسے آتے ہیں جو پاگل پن کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور بعض پاگل ہو بھی جاتے ہیں کہ ان کو نیند نہیں آتی حالانکہ نیند موت ہی کی تو ایک شکل ہے۔ زندگی شعور کا نام ہے۔ زندگی ہمہ وقت چیز کو دیکھنے اور سمجھنے کا نام ہے تو کیوں وہ سو جانا چاہتے ہیں دراصل وہ موت ہی کی ایک قسم چاہتے ہیں۔ اور جب نیند نہ آئے تو موت کی دعائیں کرتے ہیں اور بعض دفعہ کہتے بھی ہیں کہ ہمارے لئے اب موت کی دعا کرو نیند نہیں آرہی۔ یعنی موت نہیں آرہی اس لئے موت کی دعا کرو۔ یہ ایک ہی لفظ کے دو متبادل اظہار ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جسے کوئی اونگھ تک نہیں آتی اسے نوم کیسے آئے گی۔ اور نوم آرام اور راحت کا دوسرا نام ہے۔ تھکے ہوئے آدمی کو ضرورت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز تھکاتی نہیں کیونکہ وہ ازل سے ابد تک رہے گا اور اس میں یہ ایک گہری حکمت ہے کہ اسے کوئی چیز تھکاتی کیوں نہیں۔ تھکانے کے لئے تبدیلیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جس ذات میں تبدیلی کوئی نہ ہو وہ تھک سکتی ہی نہیں۔ تمام سائنسدان اس پر متفق ہیں۔ کوئی عقل والا اس سے اختلاف کر ہی نہیں سکتا کہ انسانی زندگی میں ہمہ وقت تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور وہی تبدیلیاں ہیں جو دراصل انسان کو بوڑھا کرتی چلی جاتی ہیں، اسے تھکا دیتی ہیں، اور بالآخر موت کی طرف اس کی حرکت ہوتی ہے یعنی اس کا آخری رخ موت ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں تفصیل سے بیان کیا تھا کہ آپ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ خدا کی ذات میں تبدیلی کوئی نہیں۔ جہاں اس کی ذات کے ساتھ تبدیلی کا تصور باندھیں گے وہیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک تبر رکھ دیں گے۔ یعنی آپ تو نہیں تبر رکھ سکتے مگر آپ کے تصور میں جو خدا ہے وہ ختم ہو جائیگا۔ یعنی جہاں تبدیلی آئے وہاں خدا کا وجود ختم۔ جس کا مطلب ہے وہ تھک بھی جائے گا۔ تبدیلی تھکاوٹ کو چاہتی ہے اور تبدیلی کے نتیجہ میں لازماً پھر یا گہری نیند آنی چاہئے یا موت واقع ہو جانی چاہئے۔

پس خدا کی ذات ہر تبدیلی سے پاک ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس کو دنیا کے عظیم ترین فلسفیوں نے بھی اٹھایا ہے اور اس سے نپٹتے نپٹتے تھک گئے ہیں اور پہلے بھی ایک دفعہ میں نے بیان کیا تھا کہ سب سے اعلیٰ

بات جو فلسفے کی دنیا میں سب سے چوٹی کی بات کہی گئی ہے اس معاملہ میں وہ یہ ہے کہ خدا وجہ اول ہے اور وجہ اول ہونے کی وجہ سے اس میں تبدیلی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ تبدیلی ہو تو وہ وجہ اول نہیں بنتا۔ یہ ایک پیچدار فلسفیانہ مسئلہ ہے جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ یا بچے اور جوان اس کو نہیں سمجھ سکیں گے جن کو پہلے سے ہی فلسفہ میں دلچسپی نہ ہو وہ اس مضمون کی باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگو اتنا یقینی امر ہے اسے سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ جو ذات تبدیل ہو گی وہ کم و بیش ہو گی اور گھٹے گی اور بالآخر اس کی قوت ختم ہو جائے گی۔

پس خدا تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے دائمی قوت رکھتا ہے اور اس کی دائمی قوت کائنات کے دائمی وجود کی وجہ سے بنتی ہے۔ سورۃ البقرہ میں آیت الکرسی پر ذرا غور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کتنی عظیم الشان آیت ہے۔ اس آیت کو سمجھ لیں تو ساری کائنات کا وجود سمجھ آجاتا ہے۔ اس آیت کو سمجھ جائیں تو خدا تعالیٰ کو اگرچہ انسان سمجھ تو نہیں سکتا مگر اس کے تعلق میں جتنا بھی اس پر خدا روشن ہو سکتا ہے وہ اس آیت الکرسی سے روشن ہو جائے گا۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وہ مالک ہے جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اسی کا ہے۔ یہ بھی اس آیت کے پہلے ٹکڑوں کا ایک طبعی نتیجہ ہے جو نکالا گیا ہے۔ اگر اس کا ہے تو وہ اس کا خیال کرے گا۔ اور اسے اونگھ نہیں آتی اور نیند نہیں آتی کیونکہ اس کا ہے سب کچھ اور اسے اس نے زندہ رکھنا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِه کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کر سکے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ جب سب کچھ اسی کا ہے تو ان کو بخشنا بھی تو اسی کا فیصلہ ہو گا۔ اور اگر بخشنا اسی کا فیصلہ ہے تو اس کی مرضی کے خلاف کوئی شفاعت کیسے کر سکتا ہے۔ پہلے وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی کے لئے بخشش مقدر ہے یا نہیں یا بخشش مناسب ہے کہ نہیں۔ اور جن کے گناہ بخشنے کے متعلق وہ فیصلہ فرما لیتا ہے کہ یہ اس لائق ہیں کہ کمزوریوں کے باوجود ان کمزوریوں کے نتیجہ سے ان کو محفوظ رکھا جائے جو عذاب ہے تو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کسی انسان میں کمزوریاں نہ ہوں۔ بشریت کمزوری ہی کا دوسرا نام ہے۔ پس بشری کمزوریاں ہوں یا بالارادہ عصیان ہو دونوں صورتوں میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے جس کی ملکیت سب کچھ ہے کہ اس میں سے کس کو میں نے معاف کر دینا ہے، کس کو نہیں کرنا۔ اب لفظ ملکیت کا معافی سے بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ عادل بعض گناہ بخش نہیں سکتا اور جو مالک ہے وہ جو چاہے کرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جس چیز کو چاہے بخش دے مگر جو چاہتا ہے وہی چاہتا ہے جو حکمت پر مبنی ہو۔ اس لئے شفاعت کا مضمون یہاں مختصراً یوں بیان ہوا مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِه.

اب مَنْ کے تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں اول طور پر آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔ کون ہے جسے وہ شفاعت کی اجازت دے سکتا ہے سوائے اس کے کہ خود وہی ہے جو اجازت دے سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کو اجازت دی گئی ہے اس پر کامل اعتماد ہے کہ وہ بوجوہ شفاعت کرنے کا اہل ہے۔ ان وجوہ میں ایک یہ کہ وہ کوئی ایسی شفاعت نہیں کر سکتا جو اللہ کی رضا کے خلاف ہو۔ کیونکہ اس کو شفاعت کا حق ہی ان کی کامل رضا جوئی کے نتیجہ میں ملا ہے۔ جو سو فیصد اللہ کی رضا پر نظر رکھتا ہے تو لازم ہے کہ جب وہ شفاعت کرے گا تو ایک ذرہ بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جو رضائے باری تعالیٰ کو اس کے ہاتھ سے ضائع کر دے۔ وہ تو رضائے باری تعالیٰ سے چمٹا ہوا ہے۔

دوسرا شفاعت کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے پڑھوں گا شُفع سے نکلا ہوا ہے۔ یعنی دو اور اس کی تفصیل کیا ہے یہ پیشتر اس کے کہ میں بیان کروں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے پڑھ کر آپ کے سامنے رکھوں گا پھر آپ کو شفاعت کے حقیقی معنے سمجھ آئیں گے۔

اس کے بعد فرمایا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جن لوگوں کی شفاعت مقصود ہے جن کو بخشنا مقصود ہے ان کا ماضی بھی خدا پر روشن ہے ان کا مستقبل بھی خدا پر روشن ہے۔ ایک معنی شفاعت کے تعلق میں یہ بنتا ہے۔ کوئی چیز بھی خدا سے چھپی ہوئی نہیں اور جن کو اجازت دینی ہے شفاعت کی ان کا ماضی بھی اللہ پر روشن ہے اور ان کا مستقبل بھی خدا پر روشن ہے۔ اور اس آیت کے اس حصہ کے کچھ اور معانی بھی ہیں جس کے متعلق میں نسبتاً بعد میں تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر، اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ مرضی کے بغیر احاطہ نہیں کر سکتی، جب مرضی ہو تو احاطہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ فرمایا وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اتنا ہی یہ احاطہ کر سکتی ہے جتنا وہ چاہے۔ اور جب چاہے گا اس کو اتنا احاطہ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیائے علم میں جتنا بھی انسان ترقی کرتا ہے یہ بھی مقدر کے تابع ہے۔ از خود انسان کے لئے علمی ترقی اس کا ذاتی خاصہ نہیں جب تک اس کی صلاحیتیں، اول تو صلاحیتیں بھی خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں، جب تک اس کی صلاحیتوں کو خدا ہر موقعہ کے لئے خاص اجازت نہ دے کہ اب ان صلاحیتوں کو اس حصے میں تم استعمال کر سکتے ہو۔ **تو علوم کے جو باب تاریخ نے ہمارے سامنے کھولے ہیں ہر نئے باب کے کھلنے کا اس آیت کریمہ سے تعلق ہے** کہ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ جب چاہتا ہے علوم کا ایک نیا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس وقت چاہتا ہے جب انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ گویا کہ علوم کی دائمی ترقی کا اس آیت کریمہ کے ساتھ اور خصوصاً اس ٹکڑے کے ساتھ تعلق ہے وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ.

پھر فرمایا وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس کا عرش زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ اور کرسی علم کو بھی کہتے ہیں اور اس موقعہ پر علم کا ترجمہ بھی ممکن اور درست ہو گا کہ اس کا علم ساری کائنات پر محیط ہے۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ سے مراد کسی انسان کے جو فانی انسان ہے اس کے پس منظر اور اس کے سامنے آنے والے واقعات سے تعلق نہیں بلکہ کائنات میں جو کچھ بھی ہے اس کے ماضی سے تعلق ہے اور جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ یہ جو حصہ ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اس کے متعلق میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں سے ایک ایسا مضمون بیان کروں گا جو اس سے پہلے غالباً کسی مفسر کو نہیں سوجھا۔ اور بنیادی حصہ ہے۔ اس مضمون کو سمجھے بغیر اس آیت کریمہ کی سمجھ آ ہی نہیں سکتی۔ اس لئے یہ مضمون لازماً حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر وحی ہوا اور آپ پر روشن ہوا مگر اس کی تفاصیل کو جس طرح ظاہر کرنا مقدر تھا وہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وحی کے طور پر آپ کو یہ مضمون سمجھایا ہے اور **یہ وہ علوم کا دور ہے جس میں اس مضمون کا سمجھنا خدا پر ایمان قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے** کیونکہ اگر اس مضمون کی اہمیت کو آپ نہ سمجھیں تو یہ وہ زمانہ آگیا ہے جس میں خدا کا نام لینا بھی ایک جرم بن چکا ہے۔

اکبر کہتا ہے رقیبوں نے تھانے میں رپٹ لکھوا دی ہے کہ اس زمانے میں اکبر خدا کا نام لے رہا ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں ۔۔۔ کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں۔

یہ کوئی زمانہ ہے خدا کی باتیں کرنے کا۔ اور یہ زمانہ آج سے بہت پہلے کا زمانہ ہے۔ اکبر الہ آبادی کو مرے ہوئے بھی مدتیں گزر گئیں تو آج کے زمانے پر تو یہ اور بھی زیادہ صادق آتا ہے۔ اور واقعۃً جس قدر دہریت کا اس عالم پر پنجہ گاڑا گیا ہے اس سے پہلے غالباً کائنات میں کبھی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اور اسی وقت ضرورت ہے آیت الکرسی کے مضامین کو روشن کرنے کی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت الکرسی پر بہت عارفانہ قلم اٹھایا ہے۔ عارفانہ طور پر زبان کھولی اور زبان کے ذریعہ بھی ملفوظات میں اس بات کو بیان فرمایا اور قلم کے ذریعہ تحریروں میں اس کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

اس مختصر تشریحی ترجمہ کے بعد میں اب ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس وقت یہ کہتے ہوئے سنا جب آپ اصحاب الصفہ کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اصحاب الصفہ میں سے کسی نے آنحضور سے سوال کیا اور اس سوال کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو فرمایا اس کا تعلق آیت الکرسی سے ہے۔ کسی شخص نے کیا پوچھا۔ یہ پوچھا کہ قرآن میں کونسی آیت عظیم ترین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الحروف و القراءت) یعنی یہ آیت کریمہ جس کے اس حصے کی تلاوت آپ نے فرمائی یہ قرآن کریم میں عظیم ترین آیت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن کریم تمام تر "اللّٰه" کے لفظ کے گرد گھومتا ہے اس لئے جس آیت میں اللہ کے متعلق ایسے بیانات ہوں کہ اس جیسے بیان دنیا کی کسی کتاب میں نہ ہوں وہی آیت لازماً عظیم ترین ہو گی۔

اسی طرح سنن الترمذی ابواب فضائل القرآن میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے۔ اصل میں چوٹی کے بجائے جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ کوہان بنتا ہے۔ تو جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے جو اونٹ میں سب سے اونچا ہوتا ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک عظیم الشان آیت ہے جو قرآن کی آیات کی سردار ہے۔ یہ آیتِ الکرسی ہے۔

تو سورۃ البقرہ چوٹی اس آیت کی وجہ سے بنی ہے کیونکہ سب سے بلند آیت جو سارے قرآن میں موجود ہے وہ یہی آیت ہے اور جس سورۃ میں ہے لازماً یہ اس کا کوہان بن گئی۔ اس کوہان سے بھی اونچی نکل گئی۔

ایک اور حدیث صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا سے لی گئی ہے۔ یعنی صحیح مسلم کی کتاب سے اس باب کے تابع یہ حدیث یوں درج ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ میں تیرے پاس کونسی آیت عظیم ترین ہے۔ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے

NEVER BEFORE
GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonicky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے یاد ہے اس میں سے کونسی آیت عظیم ترین ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحابہ پر ایسی گہرائی کے ساتھ اور اس تفصیل کے ساتھ نظر رہتی تھی کہ یہ بھی علم رکھتے تھے کہ کس صحابی نے کونسی آیات یاد کرلی ہیں۔ اور چونکہ آپ کو علم ہونا ہی صحابی کے لئے ایک فخر کا موجب بنتا تھا اور جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کے نتیجے میں میرے اس یاد کئے ہوئے میں برکت پڑے گی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ میں یہ شوق تھا کہ جو قرآن حفظ کریں اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی مطلع رکھیں۔ تو جو بھی صورت تھی اس کا ضرور آنحضور کو علم تھا کہ سوال کو اب میں پورا کھول دوں تو پھر اس کو بات یاد آجائے گی۔ فرمایا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے یاد ہے اس میں سے کونسی آیت عظیم ترین ہے۔ وہ فوراً سمجھ گئے۔ جس طرح پہیلی بجھانے کے لئے بعض دفعہ اشارے کئے جاتے ہیں تاکہ مضمون کی حقیقت کو پہیلی بوجھنے والا پا جائے۔ اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اس نے سنا تو بے اختیار عرض کی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ بلاشبہ جو حصہ مجھے یاد ہے اس میں یہ عظیم ترین ہے۔ اور باتوں کے علاوہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حدیث سو فیصد صحیح ہے کیونکہ ہر صحابی کو خصوصاً ابو منذرؓ کو تو سارا قرآن یاد ہی نہیں تھا۔ وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ سارے قرآن میں یہ عظیم ترین ہے کیونکہ جتنا قرآن یاد نہیں اس میں پتہ نہیں کیا کیا اور چیزیں ہونگی۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ ٹکڑا اس کو یاد کرادیا۔ اس ٹکڑے میں ہے وہ آیت۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپؐ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابو منذرؓ علم تجھے مبارک ہو۔ یہ آیت یعنی آیت الکرسی علم کا منبع ہے۔ پس اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اس آیت پر غور کرتے رہو تو تمہارا سینہ اللہ تعالیٰ علوم سے بھر دے گا۔ اور اس کے اس حصہ کی طرف خصوصیت سے اشارہ تھا کہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کہ وہ اس کے علم کے ایک حصہ پر بھی قادر نہیں ہو سکتے، احاطہ نہیں کرسکتے۔ سوائے اس حصہ کے جس پر اللہ تعالیٰ چاہے کہ ان کو علم ہو جائے۔ اتنا ہی علم پائیں گے جتنا خدا ان کو عطا فرمائے گا اور جب عطا فرمائے گا۔

اب اس آیت کریمہ میں لفظ الحیّ اور القیوم یہ دو جو صفات باری تعالیٰ بیان فرمائی گئی ہیں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات سے الحی اور القیوم کے الفاظ کی مزید وضاحت کرتا ہوں۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۰، ۱۷ر مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ میں یہ درج ہے۔

"جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ الحی اور القیوم۔ الحی کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا"۔ یہ کیسے نکالا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اَلْحَیّ کا مطلب ہے "خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا"۔ اس لئے کہ اَللّٰہ کے بعد یہ لفظ آئے ہیں۔ ایک ہی اللہ ہے اور اگر اس کے سوا کوئی زندہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں تو وہ ایسا زندہ ہے جو اپنی زندگی سے دوسروں کو بھی حصہ دیتا ہے۔ جب اس کے سوا ہے ہی کچھ نہیں تو زندہ چیزیں ہمیں کیسے دکھائی دے رہی ہیں۔ تو اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الحی کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ زندہ ہے بلکہ فرمایا زندہ اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہے۔

پھر فرمایا "القیوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصل باعث"۔ وہی استنباط جو حیّ کے ساتھ ہے وہی قیوم کے ساتھ ہے کہ خود بھی قائم اور دوسروں کو بھی قائم کرنے والا۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے"۔ ظاہری اور باطنی قیام۔ یہ دنیا میں جو ہم وجود دیکھتے ہیں ہمیں ان کا ظاہری قیام نظر آتا ہے۔ تو یہ ظاہری قیام بھی تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر مبنی ہے۔ جب تک وہ چاہے قائم رہیں گی۔ لیکن باطنی قیام کا ہمیں علم ہو ہی نہیں سکتا اور باطنی قیام بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فیصلے پر مبنی ہے۔ کوئی جتنا قیام چاہے اتنا عطا کرتا ہے یعنی قیام کے متعلق یہ کہنا کہ کوئی جتنا چاہے یہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ ہر شخص کا قیام ہر دوسرے شخص کے برابر نہیں ہوتا۔ ہر شخص کی صفات مختلف ہیں اور ان صفات پر استحکام الگ الگ ہے۔ اور ان صفات کے قائم ہونے کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ ایک شخص کا قیام دوسرے شخص کے قیام سے نہیں ملتا۔ تو باطنی قیام میں اس قیام کی گہرائی بھی مراد ہے کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو گہرائی میں قیام عطا فرمایا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریحات میں یہ سارے معانی موجود ہوتے ہیں اور آپ کی تحریر اس لئے عام آدمی کے لئے سمجھنی مشکل ہے کہ ایک ایک ٹکڑے پر ٹھہر ٹھہر کر جو ضرور... ہے سمجھنے کی وہ یا وقت میسر نہیں آتا یا انسان اتنی توجہ نہیں دے سکتا کہ اس کی گہرائی تک اتر کر دیکھ سکے۔

فرمایا "ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے"۔ اب یہ ایک استنباط ہے جو پھر آگے سمجھنا مشکل اور اس کا تعلق ذہن میں قائم کرنا یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ یہ بھی اللہ کا احسان ہے اگر کسی کو ان امور کا باہمی تعلق معلوم ہو جائے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ ہی نے یہ تعلق عطا فرمایا تھا اور اسی تعلق کو جو آپ نے سمجھا آپ نے مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ مگر ہمارا کام یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر تفصیل سے غور سے دیکھیں اور سمجھیں کہ کیا تعلق ہے۔

فرمایا: "حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے"۔ حی کے لفظ کا عبادت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ایک مطلب یہ ہے کہ غلام کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور اس کی زندگی کا انحصار مالک کی مرضی پر ہوا کرتا ہے۔ یعنی عبد دنیا میں تو ایسے بھی ہونگے جو بھاگ سکتے ہیں اور اپنی زندگی کا انتظام باہر سے بھی تلاش کرسکتے ہیں۔ مگر جو اللہ کا عبد ہے وہ چاہے ظاہری عبد ہو یا حقیقی عبد ہو۔ اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ زندگی خدا کی مرضی کے بغیر قائم رکھ سکے۔ تو یہ تعلق ہے جو عبد کے ساتھ حیات کا ہے۔ فرمایا: "حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے"۔ اور حی کا لفظ یہ بھی چاہتا ہے، اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی طرف اشارہ کر کے ان مضامین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دہرایا نہیں جن پر دوسری جگہ تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ یعنی یہ سمجھتے بھی ہیں کہ زندگی خدا کے سوا کسی کو حاصل ہی نہیں ہے اور سب کچھ اسی کا ہے۔ مالک وہ ہے۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے کلام کے معاً بعد اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا لفظ آتا ہے۔ تو یہ التجا کرتے رہے ہیں وہ بندے خدا کے جو حقیقت میں بندے ہیں۔ اور وہ بندے بھی جو حقیقت میں زندہ نہیں، ظاہری طور پر زندہ ہیں۔ وہ جب اس بات کو سمجھتے ہیں تو یہ ان کے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔

اب جہاں ظاہر کا تعلق ہے وہاں بعض دفعہ یہ کلام زبان حال کا کلام کہلاتا ہے۔ منہ سے اعتراف کریں یا نہ کریں زندگی اس سے تلاش کرتے ہیں۔ اب دنیا میں جتنے خوراک کے ماہرین ہیں زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کی تجویزیں سوچتے ہیں اور بڑے بڑے سائنسی مخفی علوم دریافت کرتے ہیں تاکہ انسان کے خوراک کے مسائل حل ہو جائیں۔ حقیقت میں وہ سارے خوراک کے ذخائر تو اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ پس منہ سے کہیں یا نہ کہیں، مانیں یا نہ مانیں اور دنیا ہے ہی نہیں جہاں سے خوراک ڈھونڈ سکیں۔ جو دنیا ہے اللہ کی پیدا کردہ ہے اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی آواز ان کی زبانِ حال سے ہر وقت نکلتی ہے لیکن کیسے بدنصیب ہیں کہ سمجھ کر یہ الفاظ کہنے کی ان کو توفیق نہیں ملتی۔ اور ان کو ملتی ہے جن کے نزدیک روحانی زندگی جسمانی زندگی سے زیادہ اہم ہے۔

اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور اس کے ساتھ جو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا لفظ ہے اس میں یہ مضمون بھی داخل سمجھیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سارے قرآن کی ماں ہے اور سورۃ فاتحہ میں ہر چیز ہے تو آیت الکرسی اس سے افضل کیسے ہوگئی۔ اصل میں آیت الکرسی کی جان بھی سورۃ فاتحہ ہی میں ہے۔ پس سورۃ فاتحہ کے مقابل پر نہیں کھڑی۔ سورۃ فاتحہ تو زندگی دینے والی ہے اس کے مضامین سے استفادہ کرنے والی آیت الکرسی ہے۔ اور وہ سارے مضامین جو آیت الکرسی میں بیان ہیں ان کا نچوڑ سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اس لئے کوئی اس کو تضاد نہ سمجھے کہ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ہی سب کچھ ہے اور کہیں آیت الکرسی کے متعلق فرماتے ہیں کہ سب کچھ یہی ہے۔ کوئی تضاد نہیں ان دو باتوں میں۔ اور اس نکتے سے ہمیں سمجھ آجاتی ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔ یہ چابی ہے اس بات کو سمجھنے کی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اور فرمایا: "اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے"۔ کیونکہ سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ جب زندگی حاصل کی اس زندگی کو قائم رکھنے کے لئے سہارا بھی تو چاہئے اور سہارا لفظ

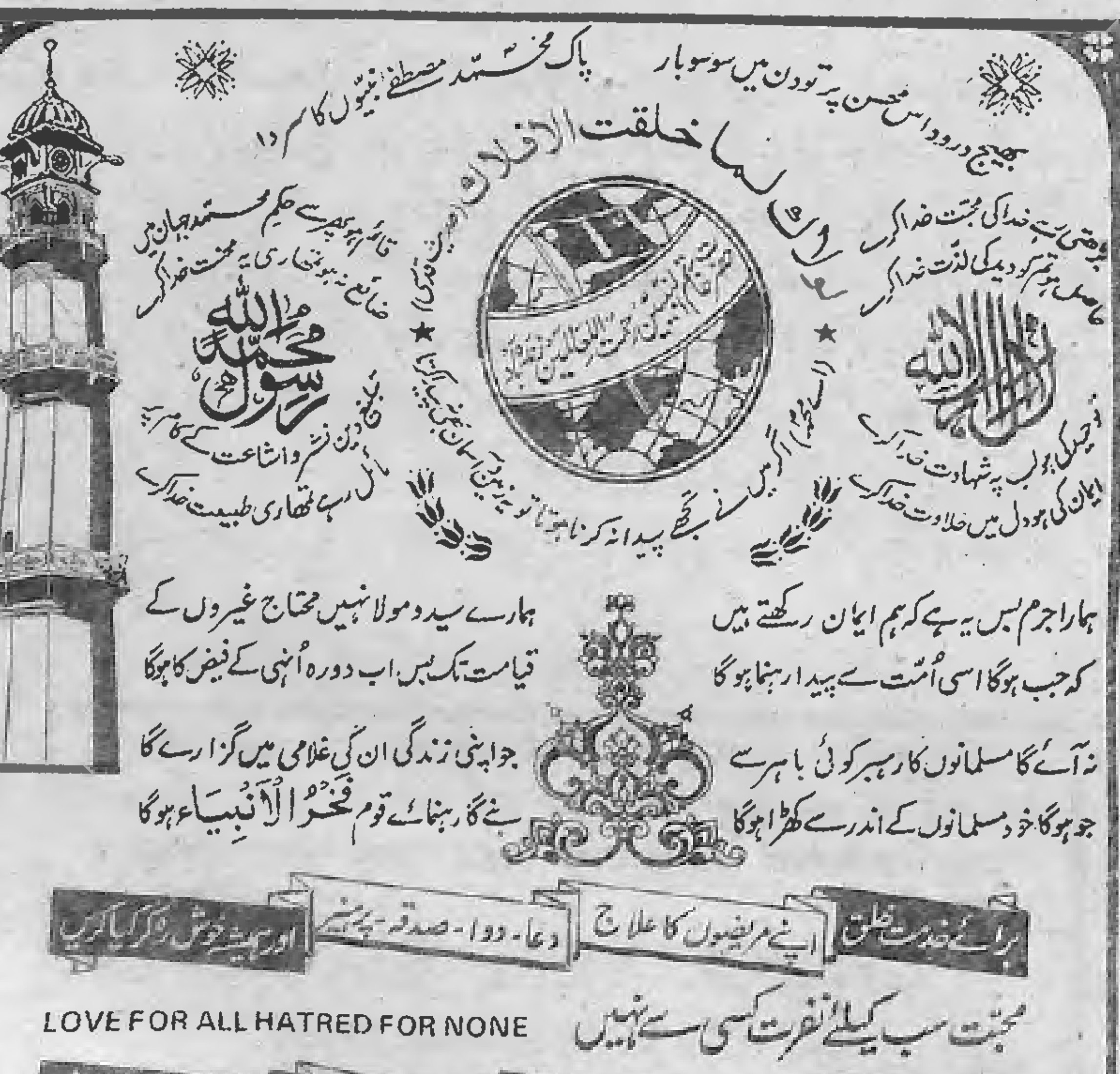

قیوم سے ملتا ہے۔ اور لفظ قیوم کا دوسرا اظہار اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے دو لفظوں سے ہوتا ہے۔ زندگی بھی تجھ سے لیتے ہیں، تیرے سوا کوئی زندگی دینے والا ہے ہی نہیں۔ اور اس زندگی کو جب تک تو چاہے گا قائم رکھے گا اور جس حد تک تو چاہے گا قائم رکھے گا۔ اس لئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن سہاروں سے مدد لی جاتی ہے، سہاروں کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے۔ پس اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں قیوم ہی کا مضمون ہے۔ فرمایا "القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵) پس سہارا ہے تو سہی۔ ہر چیز کا وہی سہارا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر سے اس طرف ہمیں متوجہ فرمایا گیا ہے کہ طلب کیا کرو۔

اب کتنے ہیں جو نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں اور لازماً سبھی کرتے ہیں۔ ایک بھی ایسا انسان نہیں جو مسلمان ہو اور نماز پڑھتا ہو اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے۔ مگر اس مضمون کو سمجھ کر ادا نہیں کرتے اور اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ سہارا ہے تو سہی مگر مانگنا بھی پڑتا ہے اور سہارا جتنا مانگو گے اتنا زیادہ سہارا انہیں ملتا چلا جائے گا۔ تمہاری تمام تر ترقی دائمی سہارے سے سہارا طلب کرنے میں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ میں نیند اور اونگھ کا ملکیت کے ساتھ ایک گہرا تعلق بیان کرتے ہیں اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی اس مضمون پر پہلے کچھ بات کر چکا ہوں مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے حوالے سے اس مضمون پر پھر روشنی ڈالتا ہوں۔ اور پھر معذرت کے طور پر عرض ہے کہ یہ روشنی یہ مضمون ہم پر ڈالتا ہے مگر روشنی ڈالنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اسے آپ کے لئے کھول رہا ہوں اس سے زیادہ اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

"حقیقی وجود اور حقیقی بقا"۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم۔ اس کو بظاہر پہلے بیان کرنا چاہئے تھا کیونکہ الحی القیوم کی بحث میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مالکیت والا بھی مضمون بیان فرمایا ہے اور نیند اور اونگھ والا بھی۔ اس لئے اس عنوان کے تابع میں نے اس کو رکھا ہے۔ "حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے ہیں۔ کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ وہی بذاتہ زندہ ہے اور باقی تمام زندے اس کے ذریعہ سے ہیں۔ اور وہی اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں"۔ اب لفظ جائز نہیں سے یہ مراد تو نہیں کہ خدا کے لئے بھی کسی نے شریعت بنائی ہوئی ہے کہ یہ جائز ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔ خدا کی اپنی شریعت ہے جو اس کی صفات کا نام ہے۔ شریعت دراصل اگر گہرے غور سے دیکھیں تو صفات باری تعالیٰ ہی کے اظہار کا نام ہے۔ تو اللہ اپنے لئے یہ جائز نہیں رکھتا یہ مراد ہے۔ اس کے لئے جائز نہیں یعنی وہ اپنے لئے یہ جائز نہیں رکھتا کہ "ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔ مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اونگھ بھی وارد ہوتی ہے"۔ پس موت ہی کی ایک قسم نیند اور اونگھ ہے۔ اس بارہ میں میں پہلے تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔

"جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے"۔ پس مالک کی یہ تشریح ہے کہ جو کچھ اس سے قیام پذیر ہے اس سے زندہ ہے اس کی لازماً ملکیت بھی اس کی ہو گی پھر۔ اور کوئی مالک ہو ہی نہیں سکتا۔ "جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے۔ کون ہے جو بغیر اس کے حکم کے اس کے آگے شفاعت کر سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے۔ یعنی اس کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے"۔ یعنی جو لوگوں کے علم سے غائب ہے لوگوں کے متعلق کہ وہ باتیں جو خود انسان کی اپنی نظر سے غائب ہیں خواہ وہ اپنے متعلق ہوں یا بیرونی دنیا کے متعلق یہ تمام غیوب اس آیت کریمہ میں بیان ہو گئے ہیں۔ "وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے یعنی اس کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے اور کوئی اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا لیکن جس قدر وہ چاہے"۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)۔ اب "بِمَا" کا جو ترجمہ میں نے کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ بعینہٖ اس کی تائید کر رہا ہے۔ احاطہ تو کر سکتا ہی نہیں مگر اس کا جس قدر وہ چاہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لمبا اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ ہے اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ فرمایا "اب بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے اس آیت میں وجود صانع عالم پر دلیل بیان فرمائی گئی ہے"۔ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ یہ دور لاعلمی کے نتیجہ میں جہالت جو اس وقت دنیا پر چھا گئی ہے اس کے نتیجہ میں، دہریت کا دور ہے۔ لیکن اس آیت میں دہریت کے خلاف ایک ایسی دلیل دی گئی ہے جس کا کوئی رد نہیں ہے، کوئی توڑ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی آیت سے جو علم کامل کا منبع ہے ہمارے سامنے وہ دلیل کھول دی ہے۔ "بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے"۔ بعض دفعہ بہت بڑی دلیل بیان کی جائے تو اس کے ساتھ ایک جوش بھی آجایا کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے اندر تو کوئی جوش نہیں ہوتا۔ اس نے دلیل پیش کی ہے فرمایا بڑی لطافت کے ساتھ اور متانت کے ساتھ، وقار کے ساتھ ان باتوں کو بیان فرمایا ہے اور حکمت کے ساتھ۔ اس دلیل میں گہری حکمت ہے جس کو سمجھنا پڑے گا۔ غور سے دیکھو گے تو حکمت سمجھ آئے گی۔ "اس آیت میں وجود صانعِ عالم پر دلیل بیان فرمائی ہے۔ اور کس قدر تھوڑے لفظوں میں معانی کثیرہ اور لطائف حکمیہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے"۔ بہت ہی تھوڑے لفظوں میں اتنا عظیم الشان مضمون بیان ہوا ہے کہ کوئی نظیر آپ کو کائنات میں کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ "اور مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کے لئے ایسی محکم دلیل سے وجود ایک خالقِ کامل الصفات کا ثابت کر دکھایا ہے جس کے کامل اور محیط بیان کے برابر کسی حکیم نے آج تک کوئی تقریر بیان نہیں کی"۔ اب بار بار لفظوں میں اس صورت میں استعمال ہونے والے لفظوں کی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ میں جو لفظ احاطہ آیا ہے اس کی طرف اپنے تفسیری بیان میں بھی جگہ جگہ ایسے اشارے کر دئے ہیں کہ انسان چاہے تو اس طرف ذہن منتقل ہو کے مزید اس میں ڈوب کر مزید اس سے استفادہ کر سکے۔

"کسی حکیم نے آج تک کوئی تقریر بیان نہیں کی بلکہ حکماء ناقص الفہم نے ارواح اور اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا اور اس راز دقیق سے بے خبر رہے کہ حیات حقیقی اور ہستی حقیقی اور قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلّم ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا حادث ہونا سمجھ نہیں سکے۔ جو چیز حادث ہو وہ ہمیشہ سے نہیں ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمانے کا منشا ہے کہ اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا یعنی یہ بھی نہیں پتہ کہ اجسام حادث ہوتے کیسے ہیں۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلنا چاہئے اور "اس راز دقیق سے بے خبر رہے" یہ مطلب ہے حادث نہ سمجھنے کا "اس راز دقیق سے بے خبر رہے کہ حیات حقیقی اور ہستیٔ حقیقی اور قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلّم ہے"۔

یہ وہ دلیل ہے جس کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ اب دو تین منٹ میں جتنا خطبے کا وقت ہے میں اتنے حصہ کو آپ کے سامنے کھول کر بیان کر دیتا ہوں۔ "حقیقی طور پر زندگی اور بقاء زندگی صرف اللہ کے لئے حاصل ہے جو جامع صفات کاملہ ہے۔ اس کے بغیر کسی دوسری چیز کو وجود حقیقی اور قیام حقیقی حاصل نہیں اور اسی بات کو صانع عالم کی ضرورت کے لئے دلیل ٹھہرا لیا"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم)

اب حادث وہ ہوتا ہے جو وقوع پذیر ہو اور ابدی نہ ہو اور اگر وقوع پذیر ہونے والی چیز اپنی ذات میں بہت پیچیدگیاں رکھتی ہے اور بہت گہرائی رکھتی ہے اور بڑی عظیم الشان ترکیب رکھتی ہے تو حادث ہو ہی نہیں سکتی سوائے اس کے کہ کوئی اور اس کو پیدا کرے۔ پس جب ساری کائنات حادث ہے تو یہ اس حادث ہونے کا مطلب بھی تو سمجھو کہ پہلے نہیں تھی۔ جب نہیں تھی اور وجود میں آئی تو اس طرح وجود میں آئی کہ اس کے اندر بہت سی پیچیدگیاں ہیں اور ترکیب ہے اور ترتیب ہے تو ظاہر بات ہے کہ اس کے لئے اس سے پہلے کسی صاحب حکمت وجود کا ہونا لازمی ہے جو گہرائی کے ساتھ ان باتوں کو سمجھتا ہے جو باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ورنہ انکو سمجھے بغیر اس میں داخل ہی نہیں کر سکتے۔ کوئی پینٹر کوئی پینٹنگ ایسی نہیں کر سکتا، لغو بچوں والی پینٹنگ تو اور بات ہے مگر جو حقیقی پینٹنگ ہے اس کو سمجھنے والا بھی وہ اعلیٰ درجہ کا پینٹر ہی ہوتا ہے کیونکہ پینٹ کرتے وقت اس کے ذہن میں جو باتیں ہیں وہ دیکھنے والا پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتا۔ لیکن مضمون بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ آرٹ گیلریوں میں ایک ہی تصویر کے سامنے بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں سارا دن وہیں گزار دیتے ہیں اور سیر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بیٹھے کیوں ہیں۔ وہ گزرتے چلے جاتے ہیں حالانکہ وہاں ٹھہرنے سے جو مضامین سمجھ آسکتے ہیں وہ گزرنے سے نہیں آسکتے۔ اس سلسلہ میں میں اگلے حوالے کے تعلق میں ایک دانشور کی بات بھی بیان کروں گا جس کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے مگر اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اسلئے انشاء اللہ باقی باتیں اگلے خطبہ کے لئے رکھ لیتا ہوں اور اس میں اس آیت کریمہ سے تعلق رکھنے والی باتیں انشاء اللہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہ تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے کہ وہ چاہے۔ پس اگر اللہ نے چاہا تو انشاء اللہ میں اگلے جمعہ میں باقی حصہ مضمون کا بیان کروں گا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore - 560002 ☎ 6707555

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

طالب دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.

19A, Jawahar Lal Nehru Road

Calcutta- 700081 ☎ 2457153

جماعت احمدیہ کے معاند اور برصغیر کے ایک معروف اخبار "زمیندار" کے ایڈیٹر

ظفر علی خان اور احمدیت

چند تاریخی حقائق و واقعات

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

(بشیر احمد زاہد)

(دوسری قسط)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی آریوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں معرض تحریر آنے والی دو بلند پایہ اور گراں مایہ تصنیفات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے روزنامہ "زمیندار" لکھتا ہے :-

" ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی تصانیف "سرمہ چشم آریہ" اور " چشمہ مسیحی" وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں ہیں"۔

(زمیندار ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ء)

☆......☆......☆

۱۹۲۳ء میں جب ہندوستان میں شدھی کا سیلاب مسلمان آبادی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا اور ہندو برملا کہہ رہے تھے۔

ہندوؤ! تم میں ہے گر جذبۂ ایماں باقی
رہ نہ جائے کوئی دنیا میں مسلماں باقی
کام شدھی کا کبھی بند نہ ہونے پائے
بھاگ سے وقت یہ قوموں کو ملا کرتے ہیں

(زمیندار ۱۶/ جنوری ۱۹۲۲ء)

تو یہ وہ خطرناک وقت تھا۔ جب مسلمانان ہند کی اکثریت اس فتنہ کی تباہ کن یورشوں سے غافل و بے پرواہ لحاف لوڑھے سو رہی تھی مگر اس کٹھن وقت میں نوجوانان احمدیت ہی تھے جو شدھی کے تیز و تند سیلاب کے رستے میں سد سکندری بنے اس کا رخ موڑ چکے تھے۔ اور ہزارہا مسلمانوں کے ایمانوں کے تحفظ کا سبب بنے تھے۔ روزنامہ "زمیندار" لکھتا ہے :-

"مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار، کمر بستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثل نہیں تو بے انداز عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھادی"۔

(زمیندار۔ ۲۴/ جون ۱۹۲۳ء)

☆...... پھر اور لکھا :-

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء، دیوبندی، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تبلیغ و اشاعت حق کی اشاعت میں حصہ لیں"۔

(زمیندار ۷/ دسمبر ۱۹۲۶ء)

☆...... پھر مزید لکھا :-

" زمیندار، سیاست، وکیل اور دوسرے اسلامی اخبارات کی جلدیں پڑھئے تو آپ کو بار بار اس افسوسناک حقیقت کا انکشاف ہو گا کہ ایک انجمن دوسری انجمن کو حلقہ ارتداد میں کام کرتے دیکھنا گوارہ نہیں کرتی۔ خدا کا کام ہے لیکن مسلمانوں نے اسے ذاتی اختلاف، ذاتی شہرت پسندی کی جولانگاہ بنا رکھا ہے۔ کیا یہ سر پیٹنے کا مقام نہیں ؟ ہم مجلس نمائندگان تبلیغ اور دوسری تمام انجمنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ احمدی مبلغین ملکانوں کو احمدی بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو بگڑنے کا کوئی حق نہیں۔ جس طرح آپ حنفی و اہل حدیث بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ احمدی مبلغین ان لوگوں پر اپنا کیش و مذہب پیش کرنے میں آزاد ہیں اور ہندو ہو جانے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ایک مسلمان احمدی ہو جائے"۔ (زمیندار ۱۷/ جون ۱۹۲۳ء)

☆...... پھر انہی دنوں میں جب نوجوانان احمدیت کی پر جوش و جانفروش یلغار سے شدھی کا فتنہ آخری ہکورے لے رہا تھا آریہ پنڈت وجہ تخلیق دو عالم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں پر اتر آئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے "رنگیلا رسول" کے نام سے انتہائی حیا سوز اور نہایت پرلے درجے کی غلاظت و خباثت اور گند سے بھری ہوئی کتاب بازار میں آگئی جس کو دیکھتے ہی نوجوانان احمدیت میں اضطراب اور تشویش اور ہیجان کا دریا ابل پڑا۔ اور بجائے اس کے کہ آریہ جاتی اس پر کسی قسم کا دکھ محسوس کرتی اور اس کی اشاعت پر رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتی۔ اس نے اس کے برعکس یہ لکھا کہ "کسی نے بات کا بتنگڑ بنتے نہ دیکھا ہو تو وہ 'رنگیلا رسول' کے مقدمہ کو دیکھ لے۔ مہاشہ راجپال پبلشر ہیں انہوں نے سینکڑوں کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں ایک "رنگیلا رسول" بھی تھی۔......... اس میں سوائے اس کے کہ مستند اسلامی تصانیف اور مسلمہ قابلیت کے یورپین مصنفوں کے آدھار پر کچھ خیالات جمع کر دیئے تھے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ لیکن چونکہ بات کا بتنگڑ بننا اس کی قسمت میں لکھا تھا کہ احمدیوں کی نگاہ انتخاب کہیں اس کتاب پر جا پڑی اور انہوں نے اس کے خلاف وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ خدا کی پناہ۔ حرمت رسول کا واسطہ دے کر انہوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا ڈھنگ پیدا کر لیا اور دوسرے مذہبی دکاندار اس خیال سے کہ کہیں ہم احمدیوں سے پیچھے نہ رہ جائیں ان کے ساتھ شامل ہو گئے جن کے مشترکہ واویلا کے سامنے گورنمنٹ کا تدبّر بھی پگھل گیا اور پبلشر "رنگیلا رسول" کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف مقدمہ چلانے کا حکم دیا گیا"۔

(اخبار پرکاش ۱۰/ جولائی ۱۹۲۷ء صفحہ ۵)

مگر آہ! اس دور میں مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی کا یہ عالم تھا کہ حکومت کے حکم پر راجپال کے خلاف مقدمہ تو چل گیا مگر عدالت عالیہ نے اسے بری قرار دے دیا۔ جس پر اخبار "مسلم آوٹ لک" کے ایڈیٹر سیّد دلاور شاہ احمدی نے "مستعفی ہو جاؤ" کے زیر عنوان ۱۴/ جون ۱۹۲۷ء کو ایک اداریہ سپرد قلم کر دیا۔ اس سے مسلمانوں میں تہلکہ مچ گیا اور سیّد دلاور شاہ احمدی اور اخبار کے پبلشر مولوی نورالحق کے خلاف توہین عدالت کے جرم میں مقدمہ دائر ہو گیا۔ اور ہر دو ملزموں کو ۲۱/ جون کو جسٹس براڈوے کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے وکالت کے فرائض ایسے مدلل اور پر اثر رنگ میں ادا کئے کہ کمرہ عدالت کے اندر اور باہر فرزندان توحید کا جم غفیر جمع تھا عش عش کر اٹھا اور مولوی ظفر علی خان صاحب مدیر زمیندار تو فرط جوش سے آبدیدہ ہو گئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور چوہدری صاحب کا ہاتھ چوم کر ان کو گلے سے لگا لیا"۔ (اخبار دور جدید ۶/ اکتوبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۳-۲)

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں حضرت چوہدری صاحبؓ کی زبان قلم سے یہ عرض کر دوں کہ اس زمانے میں جب برصغیر میں ان سے زیادہ معمر اور ان سے زیادہ تجربہ کار اور ان سے زیادہ قابل مسلمان وکلاء موجود تھے تو ان کو اس کیس میں وکالت کرنے کی سعادت کیوں کر نصیب ہوئی تھی؟۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ سوال اٹھا کہ مسئول علیہم کی طرف سے وکیل کون ہو ؟ سب کی نگاہیں میاں سر محمد شفیع صاحب کی طرف اٹھیں لیکن آپ نے فرمایا میں معذور ہوں۔ لیڈی شفیع کی طبیعت سولن میں ناساز ہو گئی ہے اور میرے لئے آج رات سولن جانا ضروری ہو گیا ہے۔ اس پر متفقہ طور پر خواہش ظاہر کی گئی کہ شیخ عبدالقادر صاحب مسئول علیہم کی طرف سے پیروی کریں شیخ صاحب نے (مولوی نورالحق صاحب کو علیحدہ کمرہ میں لے جا کر۔ ناقل) فرمایا گورنر کی مجلس عاملہ میں ان کے عارضی تقرر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان کا ایک ایسے کیس میں پیش ہونا مناسب نہ ہو گا جس میں ایک طرف مسلمانوں کے نازک جذبات تلاطم میں ہوں اور دوسری طرف ہائی کورٹ کی توہین کا سوال ہو (لہٰذا) وہ پیروی سے معذور ہیں۔ اس مرحلے پر میاں محمد شفیع صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا میری رائے میں میرے دوست نصر اللہ خان۔ (مراد چوہدری ظفر اللہ خان تھے۔ ناقل) سے بہتر کوئی اس خدمت کو نباہ نہیں سکتا۔ اس مجلس میں بہت سے اصحاب ایسے موجود تھے جو لیاقت اور تجربے کے لحاظ سے مجھ سے کہیں آگے تھے۔ مثلاً میاں عبدالعزیز صاحب، مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری، سیّد محسن شاہ صاحب، ملک برکت علی صاحب، خلیفہ شجاع الدین صاحب، غلام رسول خان صاحب، میاں عبدالرشید صاحب، میاں محمد رفیع صاحب لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی نے اس مرحلہ پر اس سعادت کے حصول کے لئے اس عاجز کا نام ہی میاں صاحب کی زبان سے نکلوایا۔ الحمد للہ۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے بزرگوں کی موجودگی میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر مجھے ارشاد ہو تو اس کیس کی پیروی میرے لئے باعث فخر ہو گی۔ اور میں یہ سعادت حاصل کرنے لئے حاضر ہوں"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۳۶۰۔ ۳۶۱)

محترم حضرت چوہدری صاحب اخبار دور جدید کے مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بات زائد تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ظفر علی خان صاحب نے آپ کے ہاتھ [illegible] کہا :-

"آج تم نے ان لوگوں کا منہ کالا کر دیا جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں قابل وکیل نہیں ملتا، فجزاہ اللہ۔ عدالت عالیہ نے ان دو خادمان رسول مقبول کو چھ چھ ماہ زندان میں یاد رسولؐ اور ذکر الٰہی کرنے کی مہلت عطا کی۔ زہے بند و زہے زندان"۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۳۶۲۔ طبع ثانی 1981)

☆...... مسلمانان عالم کے لئے یہ دور عجیب المناک دور تھا کہ ابھی لاہور میں یہ فتنہ فرو نہیں ہوا تھا کہ امرتسر میں "ورتمان" نامی رسالے میں ایک انتہائی دل پاش اور جگر خراش مضمون آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں شائع ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فوری طور پر مسلمانوں کو بیدار کرنے لئے ایک مضمون شائع کروایا جس کا عنوان تھا "رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے ؟"۔ مگر اس مضمون کے بارے میں مولانا ظفر علی خان کا کوئی حوالہ میرے

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

پاس نہیں اس لئے میں اس کو یہیں چھوڑتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں اگر ہندوستان میں آریہ جاتی آقائے دوجہاں، زینتِ کون ومکان ﷺ کی ارفع واعلیٰ شان میں گستاخیوں کی مرتکب ہو رہی تھی تو خود حکومت برطانیہ کے مرکزی شہر لندن میں یہی جرم انگریز قوم کے متعصب افراد کررہے تھے۔

☆...... 1925ء میں اخبار سٹار میں آپ کا ایک انتہائی توہین آمیز کارٹون شائع ہوا چنانچہ اپنے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی زیر ہدایت جماعت کے مربی مولانا عبدالرحیم درد صاحب احتجاجی کاروائی عمل میں لائے جس پر اخبار مذکور نے معافی مانگ لی اور اس کے دو سال کے بعد 1927 میں میسرز ہیچسن اینڈ کمپنی نے "محمدؐ" نامی کتاب شائع کی۔ اس میں اپنی نفرت اور کدورت کا بھرپور اظہار کیا۔ چنانچہ اس کتاب کے خلاف بھی مولانا درد صاحب نے اپنے امام ہمام کی ہدائت پر احتجاجی کاروائی کی اور مولوی ظفر علی خان نے اس کی بابت دو اداریئے سپرد قلم کئے۔ صرف ایک اداریہ نذر قرطاس ہے۔ مولانا لکھتے ہیں :۔

"لندن کی ہیچسن اینڈ کمپنی نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا مصنف کوئی دریدہ دہن انگریز آر۔ ایف۔ ڈبل ہے اور جس میں پیغمبر اسلام بآبائنا وامہاتنا کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے اس پر وزیر داخلہ انگلستان کو ایک طویل مراسلہ کے ذریعہ ...... درخواست کی ہے کہ وہ اس کتاب کے ناشر وطابع اور مصنف کو جلد سے جلد عبرت ناک سزا دے تاکہ آئندہ کسی شخص کو اس قسم کی دل آزاری اور ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہو۔ مولوی صاحب نے مجلس شوریٰ کے ارکان کے پاس بھی اس مراسلہ کی نقل بھیج دی ہے"۔

پھر لکھتے ہیں :۔

"مولوی درد صاحب نے اس کے متعلق جو کچھ کیا ہے اس کے وہ تمام مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کے شکریہ کے مستحق ہیں"۔

(زمیندار ۸/نومبر ۱۹۲۷ء)

جناب شورش کاشمیری کا دعویٰ ہے کہ وہ مولانا کے صحافتی شاگرد ہیں اور شاگرد ایک متنی میں بیٹا ہوتا ہے لہذا احمدیوں کی غیرتِ عشق رسول اللہ ﷺ کے بارے میں انہوں نے جو کچھ دیکھا اور سنا انہی کی قلم سے پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

" میں نے اور چوہدری عبدالستار نے (سنٹرل جیل لاہور میں) طے کیا کہ ہر صبح اذان دے کر نماز پڑھا کریں۔ اذان دی تو دیش بھگتوں کو حیرانی ہوئی، سرگوشیاں ہونے لگیں۔ ایک نے کہا یہ اذان بھی خوب رہی۔ دوسرے نے کہا یہاں مسجد تھوڑی ہے۔ تیسرے نے کہا انہیں کیسے کہا جائے؟ چوتھے نے کہا آب وہوا فرقہ وارانہ ہو گئی ہے۔ .... ایک دوست درمیان میں آگیا۔ میں نے اس سے کہا جو لوگ میری اذان برداشت نہیں کرسکتے .... وہ ہمیں بطور مسلمان کیوں برداشت کریں گے؟ پھر جیل میں ان کے اندرونی جذبات کا یہ حال ہے تو آزاد ہندوستان میں ان کا کیا حال ہوگا؟۔ آخر متحدہ قومیت کا مطلب کیا ہے؟۔ خود سپردگی؟۔ ان لوگوں کو اجازت ہے کہ اپنے رشیوں اور منیوں کا چرچا کریں لیکن ہم نماز پڑھیں، اذان دیں، قرآن کی تلاوت کریں، تو اِنہیں "فرقہ واریت" کی بو آنے لگتی ہے"۔

پھر لکھتے ہیں :۔

"ایک دن میجر حبیب اللہ شاہ نے مجھے یاد کیا۔ ان کے دفتر میں گیا تو ہوم سیکرٹری کا ایک خط دکھایا جس میں .... اس امر کی ہدایت کی گئی تھی کہ "اذان دینے کی ٹیررسٹ وارڈ میں قیدیوں میں جو بدمزگی پیدا ہوئی ہے اس پر قابو پایا جائے"۔ میں نے اور میجر حبیب اللہ شاہ نے اس خط سے جو مطلب اخذ کیا تھا یہ تھا کہ اذان دینے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ بہرحال یہ خط داخل دفتر ہو گیا .... لاہور کا ڈپٹی کمشنر ہینڈرسن تھا اس نے ایک دن اس سوال پر کوئی ناگوار بات کہی۔ میجر صاحب کو غصہ آگیا۔ فوراً ٹوکا اور کہا آپ اذان اور قرآن کے بارے میں محتاط رہیں میں نہیں روک سکتا۔ میجر صاحب ہینڈرسن سے الجھ پڑے۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہینڈرسن نے حضور ﷺ کا نام بے ادبی سے لیا تو اس سے الجھے تھے۔ تمام جیل میں ان کی حمیت کا چرچا تھا"۔

(پس دیوار زنداں صفحہ ۳۰۹)

مذکورہ بالا واقعات جو میں نے مولوی ظفر علی خان کے اخبار "زمیندار" کے حوالہ سے پیش کئے ہیں ان میں سے دوسرا اور تیسرا واقعہ اس امر کا روشن اور تابندہ نشان ہے کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کی عظمت اور صداقت کے لئے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں مسلمانوں کی کوئی جماعت یا فرقہ اس کے گردپا کو بھی نہیں پہنچ سکا۔ اسی جماعت نے شدھی کی تحریک میں آریہ پنڈتوں کا ناک میں دم کئے رکھا اور انہیں ناکوں چنے چبوائے۔ اور ہزاروں مسلمانوں کی دولتِ ایمان کو بچایا۔ اور آریوں کو میدان مقابلہ سے بھاگ جانے پر مجبور کیا۔ پھر چار سے سات تک کے واقعات وہ ہیں جن میں ہندوستان میں آریوں اور یورپ میں انگریزوں نے آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا مگر اس وقت بھی مسلمان سوئے رہے۔۔ اور یہ سید دلاور حسین شاہ احمدی ہی تھے جنہوں نے انگریز جسٹس براڈوے کو مخاطب کرکے "مستعفی ہو جاؤ" کا اداریہ لکھا۔ اور لطف یہ ہے کہ جب ان کی دکالت کا موقعہ آیا تو باوجودیکہ مسلمان وکلاء میں چوہدری ظفر اللہ خان سے عمر اور تجربہ اور قابلیت میں سب ہی بڑے تھے یہ فخر اور سعادت بھی انہی کے نصیب میں آئی اور حکومتِ برطانیہ کے پایہ تخت لندن میں جو توہین رسول اللہ ﷺ کے واقعات سرزد ہوئے ان کے خلاف تو احمدی مربی مولانا عبدالرحیم درد تن تنہا ہی پارلیمنٹ کے ممبران اور مجلس شوریٰ کے ارکان سے برسرپیکار تھے جن کی اس دینی حمیت وغیرت کی فراوانی پر مولوی ظفر علی خان نے لکھا تھا:

"مولوی درد صاحب نے اس کے متعلق جو کچھ کیا ہے اس کے لئے وہ تمام مسلمانانِ ہند بلکہ مسلمانانِ عالم کے شکریہ کے مستحق ہیں"۔

(زمیندار ۸/نومبر ۱۹۲۷ء)

☆...... اور آٹھواں واقعہ تو خود میں نے شورش کاشمیری کی زبانِ قلم سے بیان کیا ہے جو مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری تھے۔ وہ خود معترف ہیں کہ انگریزی حکومت کے ایک احمدی ملازم نے اذان دینے اور تلاوت قرآن کرنے کے بارہ میں ہوم سیکرٹری کے حکم کی پرواہ نہ کی تھی اور جب ڈپٹی کمشنر نے اس سلسلے میں کوئی ناگوار بات کہی (تو) میجر صاحب کو غصہ آگیا (اور) فوراً ٹوکا اور کہا۔ اذان اور قرآن کے بارے میں محتاط رہیں۔ میں نہیں روک سکتا۔ میجر صاحب ہینڈرسن سے الجھ پڑے۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہینڈرسن نے حضور ﷺ کا نام بڑی بے ادبی سے لیا تو اس سے الجھے تھے۔ تمام جیل میں ان کی حمیت کا چرچا تھا۔

(پس دیوار زنداں صفحہ ۳۰۹)

اور اب پڑھئے! مجلس احرار اسلام اور اس کے ہمنواؤں کے ہفت روزہ "ختم نبوت" کا یہ ادارتی نوٹ جس میں یہ لکھا ہے کہ :۔

"گذشتہ دنوں قومی اسمبلی نے توہینِ رسالت کا جو بل منظور کیا اس پر متعدد حلقوں کی طرف سے تحسین وآفرین کے ڈونگرے برسائے جارہے ہیں۔ اس بل میں توہین رسالتؐ کے لئے موت یا عمر قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس بل کے منظور ہوتے ہی قادیانیوں کے شہر سدوم ربوہ میں چھاپہ پڑے گا اور مرزا قادیانی کی وہ کتابیں جن میں تاجدار ختم نبوت سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی توہین کی گئی ہے فوراً ضبط کرکے مرزا قادیانی کو نہ سہی کم از کم ان کتابوں کے پرنٹر پبلشر اور قادیانی جماعت کے شعبہ نظارت اصلاح وارشاد کے کارپردازوں کو گرفتار کرکے اس بل پر عمل درآمد کرایا جائے گا اور انہیں پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ لیکن ؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وہ کتابیں بھی موجود ہیں، شعبہ نظارت اصلاح کا دفتر بھی قائم ہے، اس کے انچارج اور عملہ کے ارکان بھی موجود ہیں، ضیاء الاسلام کے نام سے پریس بھی چالو ہے۔ کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسلم لیگی حضرات نے یہ بل محض مسلمانوں کے جذبات ٹھنڈا کرنے یا اپنے آپ کو اسلام کا چیمپئن ظاہر کرنے کے لئے پاس کرایا ہے کیونکہ اس بل کی کاغذ کے ایک پرزہ سے زیادہ حیثیت نہیں ہے"۔

(رسالہ ختم نبوت کراچی ۲/ستمبر ۱۹۸۶ء)

میرے نزدیک یہ سوچنا اور فیصلہ کرنا قارئین کرام کا کام ہے کہ جماعت احمدیہ جس نے گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ میں ربعِ مسکون کے اکثر وبیشتر ممالک میں عظمت وشان رسول ﷺ کے جھنڈے گاڑ رکھے ہیں، جو توہین رسول کے مسئلہ پر نہ صرف ہندو اکثریت کے خلاف ڈٹ جاتے تھے بلکہ انگریزی حکومت کے مرکزی شہر لندن میں انگریز دشمنانِ رسول کے خلاف بھی اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ آج پاکستان میں کون سا انقلاب ہوا ہے کہ وہ اپنے سو سالہ مذہبی عقیدہ اور مسلک سے ایک ہی رات میں منحرف ہو گئے اور آج اس جرم میں ان کے سینکڑوں نوجوان قید وبند کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور اذان دینے پر ان کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں حالانکہ مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری کی گواہی ہے کہ ایک احمدی ملازم اس مسئلے پر انگریز ڈپٹی کمشنر سے الجھ گیا تھا اور ان کے نوجوانوں نے موت کی پرواہ کئے بغیر سکھ بستیوں میں اذانیں دی تھیں اور آج بھی جبکہ گزشتہ نصف صدی سے مشرقی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ان کے پیروں اور گدی نشینوں اور مسلم جماعتوں کے لیڈروں کی مسجدوں میں کبھی اذان کی آواز بلند نہیں ہوئی احمدیوں کے مرکزی شہر قادیان میں پانچوں وقت "مینارۃ المسیح" سے اذان کی آواز کفر زار ہند میں گونج رہی ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

دعائے مغفرت

● میرے بڑے بھائی مکرم شبیر احمد صاحب بھٹی چار سال بعد سعودی عرب سے اپنی شادی کے سلسلہ میں گھر آئے۔ پندرہ اپریل ۹۹ء بروز جمعرات ان کی شادی ہوئی شادی کے پانچ دن بعد ۲۰/اپریل کو اپنی اہلیہ کے ساتھ بازار میں سنار کی دوکان پر زیور خرید رہے تھے کہ اسی دکان سے ایک خوفناک بم بلاسٹ ہوا جس میں خاوند اور بیوی دونوں موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین اور افراد خاندان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

(فضل الرحمٰن بھٹی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

● خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم عبدالبشر الدین خاں بعمر ۵۴ سال بلڈ پریشر ہائی ہو جانے کی وجہ سے ۹۹-۴-۲۳ کو بمقام کٹک (اڑیسہ) اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ دو لڑکے چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ نیز مکرم جمعہ خاں صدر جماعت احمدیہ پنکال کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ مرحوم کے والد کافی ضعیف ہیں۔ بڑھاپے میں ان کیلئے یہ عظیم صدمہ ہے۔ صبر جمیل کی توفیق کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالحق قادیان! انسپکٹر وقف جدید)

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652، 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

بھاگلپور (بہار):- ۲۰؍فروری کو مکرم مسعود عالم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ۲۰؍فروری کو ہی لجنہ کیطرف سے بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔
(مبلغ سلسلہ بھاگلپور)

خان پور ملکی (بہار):- محترمہ ذکیہ تسنیم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم اس جلسہ میں محترمہ شمع مبارک صاحبہ۔ مکرمہ حشمت آراء۔ محسنہ خاتون اور منہاج تبسم نے تقاریر میں حصہ لیا۔ دوران تقاریر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔
۲۱؍اپریل کو ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کی طرف سے بھی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔
(شاکرہ پروین نائب جنرل سیکریٹری)

جڑچرلہ (آندھرا):- مورخہ ۲۱؍فروری جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ لجنہ و ناصرات نے بھرپور حصہ لیا۔ تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد خاکسارہ نے "حضرت مصلح موعود کی پیشگوئیاں سابقہ کتب میں" کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی اور پھر محترمہ رفعت پروین صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سیدہ ساجدہ اشرف صدر لجنہ جڑچرلہ)

یادگیر (آندھرا):- صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر کی زیر صدارت ۲۶؍فروری بروز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عزیزہ ذکیہ کرنولی عزیزہ صبیحہ بیگم نے تقریر میں حصہ لیا۔ محترمہ شمع منصور صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔
(مبارکہ سلیم صدر لجنہ یادگیر)

شاہجہانپور (یوپی):- خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ بعد تلاوت و نظم قائد مجلس نے ہندی میں تقریر پڑھکر سنائی بعدہ خاکسار نے تقریر کی جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔
(شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ)

کان پور (یوپی):- الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کانپور کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ۲۱ ممبرات نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں شفاعت النساء صاحبہ نے تلاوت کی۔ نورافشاں۔ نیلم کوثر۔ رضیہ تحسین۔ سروری بیگم۔ امتہ الکریم ناز اور یاسمین آراء نے نظمیں پڑھیں۔ شائقہ پروین۔ وسیم جہاں۔ شاہدہ پروین۔ نشاط افروز اور حسن پروین نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر محترمہ شائقہ پروین صاحبہ نے حاضرات کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی۔
(ثروت جبین صدر لجنہ اماء اللہ کان پور)

بھوبنیشور (اڑیسہ):- زیر صدارت سید محمد سرور صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت سید نیر احمد صاحب اور نظم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے پڑھی تقاریر سید نیر احمد صاحب مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مکرم امیر صاحب اور خاکسار کی ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

یادگیر (کرناٹک):- زیر صدارت محترم عبدالسلیم صاحب سگری جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم عبدالغفار صاحب قلعی گرنے تلاوت کی۔ محمد ابراہیم صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھا۔ مکرم اسامہ احمدی صاحب محمد رحمت اللہ صاحب مکرم رفیق اللہ خاں صاحب پینٹر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(نذرالاسلام مبلغ یادگیر)

اٹارسی (M.P):- مکرم عبدالباری صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹارسی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم مکرم مفضل حسین صاحب اور مکرم عبدالحفیظ صاحب کی ہوئی۔ جبکہ تقریر مکرم ابرار حسین صاحب اور مکرم مفضل حسین صاحب اور خاکسار کی ہوئی۔
(ٹی عبداللہ مبلغ اٹارسی)

چک ایمر بچھ (کشمیر):- تلاوت۔ عزیز ندیم مبارک صاحب۔ نظم عزیز خالد محمود صاحب متن پیشگوئی۔ میر شکیل احمد صاحب تقریر۔ مکرم بلال احمد لون۔ مکرم امیر اللہ خان صاحب۔ خاکسار سید امداد علی۔

محبوب نگر (آندھرا):- محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر کے مکان پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت محترمہ جمیل النساء صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ نورجہاں بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس جلسہ میں متعدد تقاریر ہوئیں۔ جس میں محترم رضیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ ثمینہ فردوس۔ عزیزہ بشریٰ۔ عزیزہ تسنیم بانو۔ عزیزہ عظمت النساء۔ محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ نے حصہ لیا اور آخر پر خاکسارہ نے صدارتی خطاب کیا۔ جلسہ کے بعد محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ نے تمام مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا۔
(بشریٰ نثار صدر لجنہ چنتہ کنٹہ)

چنتہ کنٹہ (آندھرا):- مورخہ ۲۰؍فروری بروز ہفتہ خاکسارہ نورجہاں بیگم نائب صدر لجنہ اور محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ سیکریٹری تربیت کی زیر صدارت جلسہ مسجد چنتہ کنٹہ میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مقامی لجنہ و ناصرات کے علاوہ وڈمان کی لجنہ و ناصرات نے بھی شرکت کی دور سے آنے کے سبب سے ان کے کھانے کا انتظام خاکسارہ کے گھر پر کیا گیا۔ جملہ ممبرات کی تعداد ۸۸ تھی۔ درج ذیل لجنہ و ناصرات نے مختلف عناوین کے تحت تقریریں کیں۔
عزیزہ ناصرہ بیگم۔ عزیزہ نصرت جہاں بیگم۔ عزیزہ مبارکہ نسرین۔ طیب جہاں بیگم۔ ریشمہ بیگم۔ عزیزہ عائشہ تسنیم۔ عزیزہ عصمت جہاں بیگم۔ محترمہ عفت جہاں بیگم۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ بشریٰ حبیب صاحبہ۔ آخر میں خاکسارہ نے اختتامی خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی آخر میں تمام ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

قادیان:- نصرت گرلز ہائی اسکول میں زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم۔ پیشگوئی کا متن پڑھکر سنایا گیا۔ اور پھر محترمہ شاہدہ مبارکہ صاحبہ۔ محترمہ فرخندہ صاحبہ۔ مکرمہ ریحانہ پروین صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر مختلف عناوین کے تحت تقریریں کیں جلسہ کے آخر میں محترمہ آپاجان صاحبہ نے ممبرات کو بعض نصائح فرمائیں۔ جلسہ کی حاضری ۳۱۴ تھی۔
(آمنہ طیبہ جنرل سیکریٹری قادیان)

امروہہ (یوپی):- خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سردار احمد صاحب۔ مکرم طاہر احمد صاحب۔ عزیز لئیق احمد صاحب۔ عزیز فضل ناصر صاحب۔ مکرم فراست علی صاحب۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نے تقریریں کیں۔
(شرافت احمد خان مبلغ امروہہ)

کیرنگ (اڑیسہ):- مورخہ ۹۹-۲-۲۰ بعد نماز مغرب وعشاء صدر جماعت احمدیہ کیرنگ مکرم شیخ ابراہیم صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(شیخ ہارون رشید مبلغ کیرنگ)

بھدروہ (کشمیر):- عبدالغفار صاحب گنائی کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد متن پیشگوئی مکرم ارشاد احمد صاحب گنائی نے پڑھ کر سنائی۔ تقاریر میں مکرم محمد لطیف صاحب منڈاشی۔ مکرم خورشید احمد صاحب میر۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب گنائی۔ مکرم عبدالقیوم صاحب میر اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر نے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(نذیر احمد منڈاشی صدر جماعت بھدروہ)

موسیٰ بنی (بہار):- محترم منصور احمد صاحب صدر جماعت موسیٰ بنی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم شیخ فرقان احمد صاحب معلم مکرم شیخ ہدم احمد صاحب مکرم شیخ بشارت احمد صاحب اور خاکسار معراج علی نے مختلف عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔
(محمد معراج علی مبلغ موسیٰ بنی)

خانپور ملکی (بہار):- ماسٹر انور حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کنور عصمت علی خان کی ہوئی۔ بعدہ مکرم مبشر عالم راجا۔ مکرم سید ہارون رشید صاحب۔ اور مکرم سید آفتاب احمد صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ بعدہ صدر جلسہ نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(کنور عصمت علی خان مبلغ خانپور ملکی)

نرگاؤں (اڑیسہ):- خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حیات خان صاحب زعیم انصار اللہ مکرم عاشق خان صاحب قائد مجلس نے تقاریر کیں۔ اور خاکسار کا صدارتی خطاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔
(سید فضل نعیم احمد)

رامنا گوڑم (آندھرا):- صدر جماعت احمدیہ رامنا گوڑم مکرم محبوب علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا آغاز ہوا۔ مکرم سید رسول صاحب نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا مہمان خصوصی تھے۔ بعد تلاوت و نظم خاکسار عبدالرحمن صاحب معلم کی پہلی تقریر ہوئی دوسری تقریر مکرم نذیر الدین صاحب معلم کی ہوئی اور پھر مکرم سید رسول صاحب نیاز نائب نگران نے تقریر فرمائی۔ مکرم پاشاہ میاں صاحب نے طلباء کے لئے طلب علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔
(محمد عبدالرحمن بنگالی معلم)

دہلی:- جلسہ کا آغاز ساڑھے تین بجے احمدیہ مسجد دہلی میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ دہلی نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد محترمہ شہناز بانو صاحبہ اور خاکسارہ نصیرہ سلطانہ کی تقریر ہوئی۔ محترمہ صادقہ رشید صاحبہ کی آخری تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(نصیرہ سلطانہ)

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

شملہ کی ڈائری

ہماچل پردیش کا صوبہ اگرچہ آبادی کے لحاظ سے چھوٹا ہے لیکن رقبہ کے لحاظ سے کافی وسیع ہے اکثر علاقہ پہاڑی ہے۔ سیاحوں کیلئے، کلو، منالی، کانگڑہ، شملہ، دھرم شالہ، کفری وغیرہ قابلِ دید ہیں۔ شملہ کافی بلندی پر واقع ہے رات کو یہ شہر بہت دلچسپ منظر پیش کرتا ہے۔ گرمی میں کثیر تعداد میں سیاح شملہ جاتے ہیں۔

شملہ میں عیدالضحیٰ کی نماز

اللہ کے فضل سے اس دفعہ خاکسار کو تیسری مرتبہ شملہ میں عید کی نماز پڑھانے کی توفیق ملی۔ بس اڈے کے قریب ایک کھلے ہال میں عید کی نماز ادا کی گئی قریباً ۶۰ افراد نے نماز عید ادا کی جس میں چند غیر احمدی دوست بھی تھے۔ اگرچہ وہاں باقاعدہ مشن اور مسجد نہیں ہے تاہم کشمیر کے احمدی افراد کئی سال سے وہاں رہ رہے ہیں۔ خاکسار نے عید کا خطبہ دیا اسپیکر کا بھی معقول انتظام تھا آس پاس کے ہندو سکھ مسلمان بھی خطبہ سنتے رہے خطبہ کے بعد کئی لوگ ملے اور خوشی کا اظہار کیا۔

ہماچل پردیش کی گورنر وی-ایس رمادیوی صاحبہ کی خدمت میں قرآن مجید اور لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۹۹-۳-۳۰ کو چار افراد پر مشتمل ایک وفد ان سے ملاقات کی غرض سے راج بھون گیا۔ ہمیں ملاقات کا موقعہ اُسی وقت دے دیا گیا۔ قریباً نصف گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا جب خاکسار نے اُن کی خدمت میں انگریزی ترجمہ والا قرآن مجید اور دیگر لٹریچر پیش کیا تو وہ بہت خوش ہوئیں انہیں ایک کیلنڈر اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تصویر بھی دی گئی انہوں نے کہا کہ میں اس تصویر کو میوزیم میں رکھوا دوں گی۔ خاکسار نے جب سرو دھرم سمیلن میں شمولیت کرنے کیلئے دعوت نامہ دیا تو موصوفہ نے کہا کہ میں آتو نہیں سکوں گی پیغام دے دوں گی۔ البتہ یہ فرمایا کہ آپ لوگ یہاں شملہ میں ضرور اس قسم کا جلسہ کریں میں ضرور شرکت کروں گی۔

چیف منسٹر ہماچل پردیش کی خدمت میں قرآن مجید اور لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۹۹-۳-۳۱ کو چار افراد پر مشتمل ایک وفد موجودہ چیف منسٹر صاحب پریم کمار دھومل سے ملا اور انہیں ہندی ترجمہ والا قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ چونکہ چیف منسٹر صاحب کو اسمبلی جانا تھا اسلئے آپ نے سرو دھرم سمیلن کیلئے پیغام بھجوانے کیلئے اپنے سیکرٹری صاحب کو کہا کہ انہیں پیغام بھجوا دینا۔

ڈائریکٹر جنرل پولیس ہماچل پردیش کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کی پیشکش

اللہ کے فضل سے خاکسار نے موصوف سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

چیف ایڈیٹر ہماچل ٹائمنر سے ملاقات

ہماچل ٹائمنر کے چیف ایڈیٹر صاحب سے بھی ملاقات کی گئی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ موصوف سے بھی کافی دیر تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ دو مرتبہ بورڈ پر ڈیلی نیوز میں ہمارے سرو دھرم سمیلن کی خبر بھی دی۔

دوردرشن کیندر شملہ کے ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات

موصوف مذکور سے بھی ان کے آفس میں ملاقات کی اور انہیں بھی جماعت احمدیہ کی جانب سے لٹریچر پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

آکاشوانی (ریڈیو) شملہ کے ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات

اللہ کے فضل سے آکاشوانی کے ڈائریکٹر صاحب سے بھی ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ آپ کو بھی جماعت احمدیہ کی جانب سے لٹریچر پیش کیا گیا۔ موصوف کو بھی دعوت نامہ دیا گیا اور سرو دھرم سمیلن کی خبر ریڈیو پر نشر کرنے کی گذارش کی گئی۔ موصوف بھی بہت نرم اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے دو منٹ کی ریکارڈنگ کرائی جس میں سرو دھرم سمیلن اور جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کیا گیا۔ جو مورخہ ۹۹-۴-۱ کو صبح ۸:۴۰ پر نشر کیا گیا اس کے علاوہ میونسپلٹی کے آفس، ڈی سی صاحب کے آفس میں بھی لٹریچر دیا گیا۔

غیر احمدی افراد سے تبادلہ خیالات

چند غیر احمدی افراد سے بھی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے جس سے وہ کافی متاثر ہوئے۔ شملہ میں فرداً فرداً کئی ہندو اور مسلمان بھائیوں سے بھی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

شملہ سے ایک قافلہ بس کے ذریعہ کھبلی پہنچا

مورخہ ۹۹-۴-۴ خاکسار کی نگرانی میں ایک قافلہ سرو دھرم سمیلن میں شرکت کی غرض سے شملہ سے صبح ساڑھے پانچ بجے روانہ ہو کر دن کے ڈیڑھ بجے کھبلی پہنچا جس میں ڈاکٹر مہاراج گردوانی آف تریپورہ بھی شامل تھیں۔

اس موقعہ پر ایک بینر بھی تیار کیا گیا تھا جو بس کے آگے لگایا گیا تھا جس میں انسانیت زندہ باد "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" "پیشوایان مذاہب زندہ باد" تحریر کیا گیا تھا۔

اللہ کے فضل سے شملہ میں ایک جمعہ بھی پڑھانے کی توفیق ملی اپنے احمدی بھائیوں کو تربیتی اُمور کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

آگرہ مشن کی تبلیغی ڈائری

.D.I.G پولیس سہارنپور سے تبلیغی ملاقات

مورخہ ۹۹-۲-۸ خاکسار بغرض تبلیغ سہارنپور کے .D.I.G پولیس شری - آر-ڈی- ترپاٹھی صاحب سے ان کی کوٹھی پر ملا۔ لٹریچر پیش کیا اور جماعت کا تعارف کروایا۔ ۴۵ منٹ کی گفتگو ہوئی جس سے موصوف بہت متاثر ہوئے

سپرنٹنڈنٹ پولیس انٹیلیجنس آگرہ کی مشن میں آمد

مورخہ ۹۹-۲-۱۹ کو شری اشوک کمار صاحب (.I.P.S) پولیس کپتان انٹیلیجنس کی قیادت میں ایک وفد مشن تشریف لایا۔ محترم حمد احمد صاحب سرکل انچارج اور محترم فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ موجود تھے۔ ۲ گھنٹہ تبلیغی گفتگو ہوئی موصوف جماعت احمدیہ کی حقیقی اسلامی تعلیم سے بے حد متاثر ہوئے اور دوبارہ ملاقات کا وعدہ کر کے رخصت ہوئے۔

مکرم مولوی حمد احمد صاحب سرکل انچارج کے ساتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کرائم برانچ شری سدھاکر سنگھ سے بھی تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا کرے۔

اچھنیرہ کی بریلوی مسجد میں دیوبندی بریلوی جھگڑا

گذشتہ دنوں ضلع آگرہ کے قصبہ اچھنیرہ کی بریلوی مسجد میں تبلیغی جماعت کا ایک وفد آیا جس کو دیکھ بریلوی فرقہ کے لوگ غصہ میں آگئے اور مسجد سے بھاگنے کو کہا جواب میں کسی دیوبندی کے بدعتی لفظ کہنے پر بات گالی گلوچ سے بڑھ کر مار پیٹ تک پہنچ گئی۔ دونوں طرف سے خوب دھکا مکی و ایک دوسرے پر بالٹی لوٹے پھینکے گئے۔

بعد میں اس بات پر لڑائی ختم ہوئی کہ ان کے گھسنے پر مسجد ناپاک ہو گئی ہے۔ لہٰذا مسجد دھلوائی جائے اور اس طرح سے ان سے مسجد دھلوا کر اُن کو مسجد سے بھگا دیا گیا۔ علاقہ میں یہ واقعہ کئی روز تک تمسخر کا باعث بنا رہا۔

۲-۱ ابھی اس واقعہ کو چند روز ہی گزرے تھے کہ احمدیت کی مخالفت میں تبلیغی جماعت کے ایک وفد نے نئی جماعت موضع ہستا آکر وہاں تعلیم و تربیت کر رہے مکرم الیاس احمد صاحب مبلغ کے خلاف نو مبائعین کو اکسا کر مبلغ کے ساتھ مار پیٹ کر بھگانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ بفضلہ تعالیٰ عین وقت پر حاجی اشرف علی صاحب گاؤں آگئے دیوبندی ملاؤں کو دیکھتے ہی حاجی غصہ میں آگئے۔ موصوف کے یہ کہنے پر کہ ان گستاخ رسول کو گاؤں میں کس نے گھسنے دیا یہ سنتے ہی دیوبندی بھی غصہ میں آگئے اور خوب ایک دوسرے پر غلیظ زبان کے ساتھ کفر کے فتوے لگائے گئے جس پر مار پیٹ دھاتھاپائی کی نوبت آگئی بات بڑھتی دیکھ دیوبندی گاؤں سے نو دو گیارہ ہو گئے۔

اور اس طرح سے احمدی مبلغ صاحب کو گاؤں سے بھگانے کا ارادہ لیکر آئے ملاؤں کو خود ذلیل و رسوا ہو کر گاؤں سے بھاگنا پڑا۔

(عقیل احمد معلم وقفِ جدید بیرون)

ورنگل آندھرا میں عیدالاضحی اور خدمتِ خلق

عیدالاضحی کی نماز کی ادائیگی کیلئے مرد حضرات مسجد سے باآواز بلند تکبیر تحریمہ دوہراتے ہوئے عید گاہ میں جمع ہوئے۔ اور خواتین احمدیہ مسجد میں جمع ہوئیں۔ چنانچہ ٹھیک ۹ بجے نماز عید ادا کی گئی۔ اور خطبہ کے بعد دُعا کر کے احباب دوبارہ دوسرے راستہ سے باآواز بلند تکبیر تحریمہ دہراتے ہوئے مسجد میں واپس آئے۔

بعد ازاں تمام احباب و مستورات چندہ جمع کر کے خدمتِ خلق میں شامل ہوئے۔ ۱- چنانچہ صدر جماعتِ احمدیہ مکرم عباس علی صاحب شمس کی قیادت میں سرکاری دواخانہ اور ۴ پرائیویٹ شفاخانوں میں ۵۲ مریضوں کو پھل اور بریڈ تقسیم کیا گیا۔

۲- شدید گرمی کے موسم کا خیال کرتے ہوئے۔ چوراستہ میں اڑھائی مہینہ کیلئے ٹھنڈا پانی کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم صدر صاحب موصوف نے ربن کاٹ کر اس سٹال کا افتتاح فرمایا۔ چنانچہ اس تقریب میں جناب کرن کمار، جناب نندا کمار سرکل انسپکٹر اور تلگو دیشم، کانگریس، سی پی ایم کے منڈل صدور صاحبان بھی شامل ہوئے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمتِ خلق کو سراہا۔ بعدہٗ خاکسار نے دُعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اِن خدمات کو قبول فرماتے ہوئے مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

حالات و واقعات

گرمی نے کئی سالوں کے ریکارڈ توڑ دیئے

گذشتہ چند دنوں سے پورے شمال مغربی بھارت میں زبردست گرمی پڑ رہی ہے۔ جس سے درجہ حرارت کافی بڑھ گیا ہے۔ ہریانہ میں حصار سب سے گرم جگہ رہی جہاں درجہ حرارت 47.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ جو کہ نارمل سے ۸ ڈگری زیادہ ہے۔ چنڈی گڑھ اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں لوگ گھروں کے اندر ہی رہے۔ کیونکہ پورا دن لو چلتی رہی۔ یہاں ۴۳ ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا جو کہ نارمل سے ۷ ڈگری زیادہ تھا۔ محکمہ موسمیات کے عہدیداران کا کہنا ہے کہ اس سال جتنی گرمی پڑی ہے کبھی بھی ماہ اپریل میں اتنی شدت کی گرمی نہیں پڑی۔

اڑیسہ میں گرم و خشک لو سے مرنے والوں کی تعداد ۴۰ سے زائد

پچھلے ۲ ہفتوں سے سارے اڑیسہ میں گرم خشک لو سے اب تک ۳۴ انسانی زندگیاں تلف ہو چکی ہیں۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ڈھینکنال ڈسٹرکٹ میں سب سے زیادہ ۱۱ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ تاہم غیر سرکاری رپورٹ کے مطابق مرنے والوں کی تعداد ۴۰ سے زائد بتائی جا رہی ہے۔ سن سٹروک سے مرنے والوں کی تعداد ۱۳ ہے۔ سارے مغربی اڑیسہ میں دن کا درجہ حرارت ریکارڈ توڑ چل رہا ہے۔ کئی جگہوں پر دن کو درجہ حرارت ۴۶ ڈگری سیلسیس سے زائد ہو جاتا ہے۔

امریکہ و برطانیہ میں بے گھر لوگوں کی تعداد میں اضافہ

امریکہ میں بے گھر لوگوں کے حوالے سے سروے کرنے والی ایک کمیٹی کی رپوٹ کے مطابق صرف نیویارک شہر میں تقریباً ۳ فیصد یعنی 1.16 لاکھ لوگ بے گھر ہیں۔ قومی سطح پر ٹیلی فون پر کئی امریکنوں سے بات چیت کی گئی تو معلوم ہوا کہ امریکہ میں ۷۰ لاکھ لوگوں کے پاس رہنے کیلئے کوئی مکان نہیں۔ ان میں ۳۰ فیصد لوگ ریٹائرڈ فوجی، ۲۸ فیصد لوگ بوڑھے ہیں۔ بہت بڑی تعداد میں عورتیں اور بچے بھی بے گھر ہیں۔ رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ مکانوں کے کرائے کی مہنگائی کی وجہ سے پٹریوں پر رات کے وقت سونے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ کچھ اسی طرح کی حالت برطانیہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہاں بہت بڑی تعداد میں لوگ انڈر گراؤنڈ ریلوے سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر رات کے وقت سوتے ہیں۔ پیرس کی جامع مسجد کے نزدیک آپ جائیں تو سینکڑوں گورے اور گوریاں نمازیوں سے بھیک مانگتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

شارجہ کا شہزادہ شراب اور ہیروئن کا شکار

سنڈے ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق عرب ملک شارجہ کا سب سے بڑا شہزادہ جو برطانیہ کے ایک ہسپتال میں مر گیا ہے۔ اُس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے والے سینئر ڈاکٹر این ویسٹ نے بتایا کہ اس شہزادے کی موت کی وجہ یہ ہے کہ وہ شراب اور ہیروئن کا بے تحاشہ استعمال کیا کرتا تھا۔ شارجہ کے حاکم شیخ سلطان بن محمد القاسمی کو اپنے بیٹے کی موت پر گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن انہیں اس بات پر بھی شرمندہ ہونا پڑا ہے کہ شہزادے کی موت شراب اور ہیروئن کے استعمال سے ہوئی ہے۔ حاکم نے اپنے ملک میں شراب اور دوسری نشیلی اشیاء کے استعمال کی ممانعت کر رکھی ہے اور ہدایت کی ہوئی ہے کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو اس ہدایت کی خلاف ورزی کرتا ہوا پکڑا جائے تو اُسے سخت ترین سزا دی جائے۔

لکھنؤ میں صورت حال پرسکون مراد آباد میں ایک زخمی چل بسا

لکھنؤ 29 اپریل (یو این آئی) سرکاری حلقوں نے بتایا کہ یہاں کے کرفیو زدہ علاقوں میں جہاں شیعہ سنی فسادات ہوئے تھے اب صورت حال پرامن ہے۔ کل دونوں فرقوں میں چھ گھنٹے تک تصادم ہوتے رہے تھے جس کے نتیجہ میں 50 سے زائد افراد زخمی ہو گئے تھے۔

ضلع مراد آباد میں تصادم میں زخمی ہوئے افراد میں سے ایک نے آج دم توڑ دیا۔ اس طرح مرنے والوں کی تعداد ۲ ہو گئی ہے۔

پاکستان کے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں سنی انتہاپسندوں نے ۴ شیعہ بھون ڈالے

اسلام آباد ۲۶ اپریل (پی ٹی آئی) سرحدی صوبہ کے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں گذشتہ رات سنی دہشت گردوں نے گھر میں سوئے ہوئے چار شیعہ مسلمانوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اس حادثہ کے بعد نہ صرف اس شہر میں بلکہ پورے پاکستان میں حساس علاقوں میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ فوج اور نیم فوجی دستے بھی تعینات کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی انتہاپسند سنی اور مسلم تنظیموں کے کارکنوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ بھی احتیاطی تدبیر کے طور پر جاری ہے۔

پاکستان میں 49 بجلی چور ممبران پارلیمنٹ۔ بیشتر حکمران پارٹی کے

اسلام آباد 24 اپریل (پی ٹی آئی) نواز شریف سرکار کو اس وقت ایک اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب پاکستان پارلیمنٹ کو بتایا گیا کہ جو لیجسلیٹر بجلی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں ان میں اکثر حکمران پاکستان مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر پانی اور بجلی گوہر ایوب خان نے حال ہی میں سینٹ میں بجلی چور 49 لیجسلیٹروں کی فہرست پیش کی ہے اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر نواز شریف کی مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پانی اور بجلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے جن بجلی چوروں کی فہرست پیش کی ان میں وزیر داخلہ شجاعت حسین چودھری سابق وزیر ویلفئر عابد حسین اور قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر چودھری ظفر اقبال شامل ہے۔ عابد حسین نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا اور انہوں نے الزامات کو عدالت میں چیلنج کیا ہے۔

کراچی میں سنی مسجد پر بم دھماکہ۔14 زخمی

شیعوں کے اجتماع پر بھی فائرنگ ہوئی

کراچی 24 اپریل (اے پی) پولیس نے کہا ہے کہ چند نامعلوم اشخاص نے آج کراچی میں ایک سنی مسلم مسجد پر بم پھینکا جس سے 14 اشخاص زخمی ہو گئے۔ جب حملہ آوروں نے بم پھینکا تب زخمی ہونے والے جن میں بیشتر بچے تھے سو رہے تھے۔ دو زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ حملہ کیلئے کسی گروپ نے ذمہ داری نہیں لی۔ تاہم یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ حملہ دہشت گرد مخالف شیعہ گروپ نے کیا ہے۔ دونوں فرقوں کے کٹر پنتھی حالیہ مہینوں میں ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کرتے آرہے ہیں۔ جن میں بیسیوں لوگ مارے جاچکے ہیں گو زیادہ تر تشدد مغربی پنجاب میں ہو رہا ہے سندھ کے دارالحکومت کراچی میں کبھی کبھی تشدد پھوٹ پڑتا ہے۔

آج صبح نقاب پوش حملہ آوروں نے کراچی میں شیعہ مسلمانوں پر طاقتور پٹاخہ پھینکا جو کہ 1400 سال پہلے حضرت محمد کے نواسے کی موت پر سوگ منانے کیلئے اکٹھے ہوئے تھے پولیس اور نیم فوجی فورسز نے بلٹ پروف گاڑیوں اور جیپوں میں گشت تیز کر دی ہے کراچی میں ہی سیکورٹی سخت نہیں کی گئی بلکہ سارے پاکستان میں بیشتر شہروں اور قصبوں میں سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے تاکہ محرم کے مہینہ میں شہروں اور قصبوں میں تشدد کو روکا جاسکے۔ کل ملتان میں شیعہ مسلم نمازیوں پر گولی چلائی گئی تھی جس سے 14 شیعہ زخمی ہو گئے تھے

جنازے سے آنے والی بس کو قبرستان میں لے جاکر لوٹ لیا

پاکستان میں اپنی نوعیت کا انوکھا ڈاکہ

لاہور 24 اپریل (نوائے وقت) مسلح ڈاکوؤں نے جنازے میں شرکت کے بعد واپس جانے والی بس کو اغوا کر کے قبرستان میں لے جاکر لوٹ لیا۔ بتایا گیا ہے کہ محمد شہباز اپنے 39 عزیز و اقارب کے ہمراہ لنڈیانوالہ کے گاؤں 583 گ ب میں اپنی رشتہ دار خاتون کی نماز جنازہ کے بعد واپس کمالیہ جارہے تھے کہ گاؤں 582 گ ب کے قریب سید والا روڈ پر سات مسلح ڈاکوؤں نے رات کی تاریکی میں بس کو روک کر اغوا کر لیا اور نزدیکی قبرستان لے جاکر یکے بعد دیگرے تلاشی لیکر تمام مسافروں سے نقدی زیورات کلائی گھڑیاں چھین کر فرار ہو گئے۔

(ہند سماچار 25.4.99)

سکھ مسافروں کو پاکستانی پولیس نے لوٹ لیا

گوردواروں پر سرکاری قبضہ سے پاکستانی سکھ بھی ناراض

دلی 26 اپریل (جمنا داس اختر) لاہور سے آنے والی خبروں کے مطابق لاہور میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے سکھ مسافروں کو پولیس نے لوٹ لیا۔ یہ پولیس کارندے ایک گاڑی پر سوار تھے۔ انہوں نے مسافروں کو تلاشی دینے کیلئے مجبور کر کے ان سے 20 ہزار روپے چھین لئے اور پھر بھاگ گئے۔ پولیس نے مسافروں کی رپورٹ درج کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس پر وہ وزیر اعظم کے سیکریٹریٹ میں کھلی کچہری میں شکایت کرنے کیلئے گئے۔ شکایت سیل کے انچارج خواجہ ریاض نے ان کی شکایت سنی اور نولکھا تھانہ کی پولیس کے انچارج کو ہدایت کی کہ وہ ملزمان کا پتہ لگا کر ان کے خلاف کارروائی کریں۔ انہوں نے مسافروں کو مزید کوئی مدد نہیں دی۔ اس سے پہلے جناب واجپئی کے دورہ بھارت سے آئے ہوئے اخبار نویسوں کی پارٹی کو پاکستانی پولیس نے مال روڈ پر روک کر اسی طرح لوٹ لیا تھا۔ لوٹنے والے پولیس کارندے ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے۔ اس دوران سکھ مسافروں نے سرکار کے اس اعلان پر اعتراض کیا ہے کہ سرکار نے گوردوارہ انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل کر کے پاکستان کے تمام گوردواروں پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کمیٹی کا صدر کسی سکھ کو نہیں بلکہ انٹر سروسز انٹیلی جنس کے سابق ڈائریکٹر جنرل ناصر کو مقرر کر دیا ہے۔

(ہند سماچار 27.4.99)

ریویو آف ریلیجنز کے خریدار متوجہ ہوں

ماہانہ انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا بقایا چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمادیں۔

نظارت نشر و اشاعت قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 6th May, 1999 Issue No: 18

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

علامات المقربین

منظوم کلام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود علیہ السلام

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

قرار دادِ تعزیت بر شہادت محترم مرزا غلام قادر صاحب شہید

ازطرف صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ و وقفِ جدید انجمن احمدیہ و ہر سہ ذیلی تنظیمات

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ قرار دادِ تعزیت بر شہادت محترم مرزا غلام قادر صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب منجانب ہر سہ انجمن: صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، وقفِ جدید و ہر سہ ذیلی تنظیمات پیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ مورخہ ۹۹-۴-۱۵ کو ربوہ سے یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ مورخہ ۹۹-۴-۱۴ کو قبل دوپہر چنیوٹ کے قریب بعض معاند انتہاپسندوں نے محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس افسوس ناک اطلاع کے ملتے ہی قادیان کے تمام افراد پر سوگواری کا عالم طاری ہو گیا۔ اور ہر دِل نے درد و کرب محسوس کیا۔ محترم مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہِ راست تیسری نسل سے تھا۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ محترم حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔

مرحوم محترم میر داؤد صاحب مرحوم ناظر خدمت درویشان کے سب سے چھوٹے داماد تھے۔ یعنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بھانجی اُن کے عقدِ نکاح میں تھیں۔ جن سے ایک ۹ سالہ بیٹی، ایک سات سالہ بیٹا اور اڑھائی سال کے ۲ جڑواں بیٹے ہیں۔

مرحوم نہایت ہی دلنواز اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک کم گو منکسر المزاج نہایت محنت اور جانفسانی سے سلسلہ کی خدمت کرنے والے تھے۔ اُن کی نگرانی میں ربوہ میں کمپیوٹر کے شعبہ میں اعلیٰ پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپنی لگن اور محنت سے اس شعبہ کو جدید ترین سہولیات سے آراستہ کیا تھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ہونہار فرزند محترم مرزا غلام قادر صاحب کی عظیم شہادت پر جہاں ہمیں قومی طور پر فخر و ناز ہے وہاں طبعی طور پر ہمارے دِل درد و الم اور رنج و غم کے جذبات سے پُر ہیں۔ اس دردناک سانحہ پر ہم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد اور شہید مرحوم کے اہل و عیال کی خدمت میں اپنی دِلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا گو ہیں کہ وہ مرحوم کی اس عظیم شہادت کو عالمگیر جماعت کے سر پر سے بلاؤں کو دور کرنے کا موجب بنا دے اور شر پسندوں کو اُن کے کیفر کردار تک پہنچائے اور تمام پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ خصوصاً مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور بچگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بہت ہی پیارے عزیز کی جدائی کا جو صدمہ پہنچا ہے اُسے اپنے فضل اور رحمت سے مندمل فرمائے۔

(زیر ریزولیوشن 18 غ-م / 20/4/99)

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

ایک ضروری وضاحت

ایک دوست نے ناظر بیت المال آمد کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جو احباب باشرح چندہ نہیں دیتے اُن سے چندہ وصول ہی نہ کیا جائے۔ اس بارہ میں حضور انور کا جو ارشاد موصول ہوا ہے۔ وہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان و مبلغین کرام کی اطلاع کیلئے درج ہے۔

حضور زیر چٹھی V.M.A. 2314 / 15-2-99 تحریر فرماتے ہیں

"جو بے شرح ہیں یا نادہندہ ہیں اُنہیں میری ہدایت جو ساری دنیا میں اس وقت رائج ہے اس کے تا[بع] کریں۔ جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ باشرح ادا نہیں کر سکتے وہ مجھ سے اجازت لے لیں مگر ایسی صورت میں وہ جماعت کے عہدہ دار نہیں بن سکتے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اُن سے چندہ لیا ہی نہ جائے"

(ناظر بیت المال آمد)

اعلاناتِ نکاح اور تقریب شادی

☆۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے مورخہ ۵/اپریل ۱۹۹۹ء کو عزیز مکرم ناصر الدین احمد ابن محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ احمدی بیگم (افشاں یاسمین) بنت مکرم غلام مصطفےٰ صاحب ساکن میدک آندھرا کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر انہیں کے مکان واقع محلہ دائرہ ضلع میدک میں بعد نماز مغرب پڑھایا۔ اُسی شب بچی کی رخصتی عمل میں آئی اور بارات واپس حیدر آباد بخیریت لوٹ آئی۔

☆۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے ہی مورخہ ۸/اپریل ۹۹ کو بعد نماز مغرب اسری میر تیج ہال نیاپل حیدر آباد میں عزیز مکرم فرید الدین احمد ابن محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ فریدہ بیگم بنت مکرم محمد عبد القیوم صاحب ریٹائرڈ جائنٹ ڈائریکٹر ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اسی شب بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۹/اپریل ۹۹ کو بروز جمعہ بعد نماز عشاء بمقام سہانا گارڈن کشن باغ روڈ بہادر پورہ میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے اپنے مذکورہ دونوں بیٹوں کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں افراد شامل ہوئے۔

☆۔ مورخہ ۲۱/اپریل کو بعد نماز عصر میری بھانجی عزیزہ افشاں پروین بنت مکرم محبوب احمد صاحب امروہی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس کا نکاح قبل ازیں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان کے ساتھ ہو چکا تھا۔

تقریب ہذا میں مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی اگلے روز مکرم حافظ صاحب نے دعوت ولیمہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کی جس میں کثیر تعداد میں مدعوین نے شرکت کی۔ احبابِ جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ شادیوں کو تمام اعزہ و اقارب اور خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا باعث بنائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر بدر قادیان)

خاکسار کی ہمشیرہ کوثر بیگم بنت مکرم ضیاء العارفین احمدی مرحوم ساکن برہ پورہ (بہار) کا نکاح مکرم حامد احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۹۸-۱۲-۶ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ۲۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے) (سراج احمد برہ پورہ بہار)

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

★ خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزم عطاء الوحید صاحب میزیاری پورہ نے M.B.B.S. کے مقابلہ اِمتحان میں کامیابی حاصل کر کے گورنمنٹ میڈیکل کالج جموں میں داخلہ لیا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز کی نمایاں کامیابی دینی و دنیوی ترقیات اِستقامت اور ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت -/۲ ر) عبد الحمید ناک)

★ میری پوتی مکرمہ شازیہ کوثر بنت محمد نعیم عباسی رُہیلکھنڈ یونیورسٹی میں پولیٹکل سائنس کے ایم۔اے میں پوری یونیورسٹی میں Top پوزیشن سے کامیاب ہوئی ہے۔ یونیورسٹی کیطرف سے اُسے طلائی تمغہ سے نوازا گیا ہے۔ اُسکے دینی و دُنیاوی ترقیات کے لیے اور اس کا وجود جماعت و خاندان کے لئے باعث برکت ہو۔ دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم عباسی صدر جماعت مین پوری یوپی)

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: کرشن احمد مصباح الدین قادیان